صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 03 اپریل 2015ء بمطابق 13 جمادی الثانی 1436 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر انیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔

وَالضُّحَىٰO وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰO مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰO وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰO وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰO أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰO وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰO وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰO فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْO وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْO وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔

(ترجمہ): آفتاب کی روشنی کی قسم۔ اور رات (کی تاریکی) کی جب چھا جائے۔ کہ (اے محمد ﷺ) تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑا اور نہ (تم سے) ناراض ہوا۔ اور آخرت تمہارے لیے پہلی (حالت یعنی دنیا) سے کہیں بہتر ہے۔ اور تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔ بھلا اس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہیں دی؟ (بے شک دی)۔ اور رستے سے ناواقف دیکھا تو رستہ دکھایا۔ اور تنگ دست پایا تو غنی کر دیا۔ تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا۔ اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا۔ اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا بیان کرتے رہنا۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Speaker: 'Questions` Hour': Janab Abdul Karim, 2320.

* 2320 _ جناب عبدالکریم: کیاوزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2013-14 اور سال 2014-15 میں ضلع صوابی میں صوابی یونیورسٹی اور بے نظیر یونیورسٹی میں مختلف لیکچررز بھرتی کئے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھرتی میرٹ پر کی گئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کل کتنے افراد نے درخواستیں دی تھیں، کتنے شارٹ لسٹ ہوئے اور کتنے بھرتی ہوئے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) سال 2013-14 میں ضلع صوابی میں یونیورسٹی آف صوابی اور شہید بے نظیر یونیورسٹی کے صوابی کیمپس میں مختلف لیکچررز بھرتی کئے گئے ہیں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) یونیورسٹی آف صوابی میں کل 2321 افراد نے درخواستیں دی تھیں جن میں 162 شارٹ لسٹ کئے گئے اور 32 بھرتی کئے گئے جبکہ شہید بے نظیر بھٹو ویمن یونیورسٹی کے صوابی کیمپس میں کل 877 افراد نے درخواستیں دی تھیں جن میں 97 شارٹ لسٹ کئے گئے اور 27 کو بھرتی کیا گیا۔

جناب عبدالکریم: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، د صوابئ یونیورسټئ او د بے نظیر یونیورسټی صوابئ کښې لیکچران بهرتی شوی دی او دا کوئسچن هغې بابت کښې ما کړے وو خو د ټول تفصیل صرف ما له په دې یو پانړه کښې جواب راکړے شوے دے۔ کوئسچن مې د دې د پاره کړے وو چې زما د حلقې ډیر قابل هلکان، یو هلک ایګریکلچر کښې د لیکچررشپ د پاره اپلائی کړې وه، هغه MPhil, MSc throughout first division۔ دویم مارکیټنګ کښې MSc economics, MBA throughout first division۔ دریم چې دے د سویډن نه هغه ایم ایس کړے دے، Throughout first division دے خو څه عجیبه غوندې رواج دے هلته چې د هیڅ څیز ډیټیل نه ملاویږی، چې

اسمبلئ له یو یونیورسټی ډیټیلز نه ورکوی نو نور به چا له ورکوی؟ زما دا خواست دے چې دا د سټینډنګ کمیټئ ته لاړ شی چې هلته د دې سکروټنی اوشی۔ نه خو هلته سینډیکیټ شته دے، نه څه قانون شته دے، نه څه قاعده شته دے، بس د بی بی خوښه ده چې څه کوی نو هغه کوی، نو مهربانی د اوکړے شی چې دا د سټینډنګ کمیټئ ته۔۔۔۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب! مشتاق غنی صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! میں فاضل ممبر کے ساتھ Agree کرتا ہوں کہ انہوں نے جو تفصیل مانگی تھی، وہ اس میں اس طریقے سے نہیں دی گئی۔ بھرتی ہونے کی انہوں نے مکمل تفصیل مانگی تھی لیکن اس کے ساتھ صرف ایک چارٹ ہے جس میں بریف دیا گیا ہے۔ ویسے تو انہوں نے جواب دیا ہے کہ کل دوہزار تین سو اکیس افراد نے درخواستیں دی تھیں یونیورسٹی آف صوابی میں اور 162 شارٹ لسٹ ہوئے اور 32 بھرتی کئے گئے جبکہ شہید بے نظیر بھٹو ویمن یونیورسٹی صوابی کیمپس میں کل 877 افراد نے درخواستیں دی تھیں جن میں 97 شارٹ لسٹ ہوئے اور 27 کو بھرتی کیا گیا۔ تو اس میں چونکہ جو ان کو ڈیٹیل چاہیئے شاید یہ وہ میرٹ لسٹ دیکھنا چاہتے ہیں میرے خیال میں اگر میں ٹھیک ہوں تو، تو یہ میرٹ لسٹ اس کے ساتھ چونکہ وہ نہیں لگا سکے اور اس میں صرف انہوں نے Total number of Qualifed candidates, short listed اور Candidates, eligible candidate candidates and number of selected candidates کا انہوں نے ایک چارٹ دیا ہے۔۔۔۔

جناب عبدالکریم: اور دیا بھی وہ ایک پیج پر۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی ہاں، سنگل پیج ہے تو میرے خیال میں اگر آپ Agree کریں، کمیٹی کے حوالے کئے جانے سے تو یہ چیزیں Linger on کر جائیں گی۔ میں ان کو بلا لیتا ہوں، آپ کے ساتھ بٹھاتا ہوں اور انہیں ہم کہتے ہیں کہ یہ اپنی میرٹ لسٹ لے کے آئیں تاکہ یہ آپ کو اور ہمیں Satisfy کر سکیں۔ میرا تو Experience یہی ہے کہ جو چیز ہم نے نہ کرنی ہو، وہ کمیٹی میں چلی جاتی ہے اور پھر لگے رہتے ہیں چھ چھ مہینے، لیکن یہ ایشو ایسا ہے کہ یہ جلدی ہم اس کو کریں تاکہ یہ Immediately اس کا Response

آئے اور یونیورسٹیز کے اندر جو پرابلمز ہیں، We want to address on war footing, so that if you agree with me, I can call them, these people can sit with you here tomorrow or the day after tomorrow, so we can اگر If you agree؟

جناب سپیکر: جی کریم خان! میں ادھر ہوں۔

جناب عبدالکریم: ٹائم مجھے دیں ٹائم تاکہ ہفتے میں۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جتنا جلدی ہو سکا۔

جناب عبدالکریم: اوکے جی، ٹھیک ہے جی، تھینک یو۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی 'نیکسٹ' ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! یہ جو کوئسچن ہے ایسا ہے کہ سپیکر صاحب، جناب سپیکر! ایک تو اس پر اتنا ٹائم لگتا ہے اور پھر جواب بھی نہیں آتا تو پھر ہمیں یہاں پر کوئسچن کرنے کی کیا ضرورت ہے، پھر تو ہم منسٹر صاحب سے ڈائریکٹ بات کریں گے کہ یہ مسئلہ ہے، اس پر تو جناب سپیکر! آپ کو ایکشن لینا چاہیئے کہ ڈیٹیلز کیوں نہیں دیتے سر؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: ڈیٹیلز کیوں نہیں دیتے سر؟

جناب سپیکر: نہیں، یہ تو میں سمجھتا ہوں کہ جو قانونی پروسیجر ہے، اس کے مطابق ایک کوئسچن آتا ہے، پھر اپنے پروسیجر کے مطابق ڈیپارٹمنٹ جاتا ہے تو ڈیپارٹمنٹ کی Responsibility یہ ہے کہ وہ پوچھ کر انہوں نے کیوں مطلب اس پہ میرے خیال میں اس کے خلاف تو ڈسپلنری ایکشن بنتا ہے لیکن میں چونکہ اس چیز میں تھوڑا احتیاط کرنا چاہتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب اس چیز کو دیکھیں اور جو جو اس کی Requirements ہیں، وہ پوری کریں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! میں بھی یہی عرض کر رہا ہوں کہ میں اس کو یہ جو چیز سامنے آئی ہے، اس کو ہم Properly ڈیپارٹمنٹ کے لیول پہ Inquire کریں گے کہ انہوں نے Detailed

answer کیوں نہیں دیا اور اسی لئے ان کو میں Call کر کے وہ Explanation بھی کریں گے اور آپ کو جواب بھی دیں گے۔

جناب سپیکر: 'نیکسٹ' جی۔ کریم خان، 2321۔

* 2321 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں نئی یونیورسٹیاں جو کہ سال 13-2012، 14-2013 اور سال 15-2014 میں قائم ہوئی ہیں، انہیں صوبائی حکومت نے گرانٹ دی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ گرانٹس کی تفصیل یونیورسٹی وائز فراہم کی جائے؟

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) سال 13-2012 میں تین یونیورسٹیاں قائم ہوئی تھیں جن میں خوشحال خان خٹک یونیورسٹی کرک، یونیورسٹی آف صوابی اور یونیورسٹی آف ہری پور شامل ہیں تاہم 14-2013 اور 15-2014 میں اب تک کوئی یونیورسٹی قائم نہیں ہوئی ہے۔ مذکورہ یونیورسٹیوں کو جو فنڈز دیئے گئے ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہیں:

یونیورسٹی کا نام	گرانٹ	ترقیاتی فنڈ	ٹوٹل
یونیورسٹی آف صوابی	426.00 ملین	765.746 ملین	1191.746 ملین
یونیورسٹی آف ہری پور	---	1079.2366 ملین	1079.2366 ملین
خوشحال خان خٹک یونیورسٹی کرک	---	1273.041 ملین	1273.041 ملین

خوشحال خان خٹک یونیورسٹی کرک کو تمام فنڈز کرک آئل اینڈ گیس رائلٹی سے ملے ہیں جبکہ یونیورسٹی آف صوابی کو اس سال نیٹ ہائیڈل کی مد میں 300.746 ملین روپے ملے ہیں، باقی رقم صوبائی خزانے سے فراہم کی گئی ہے۔

جناب عبدالکریم: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، جواب خو بالکل ټهیک راغلے دے خو زما ضمنی سوال په دیکښې دا دے چې نیټ هائیډل پرافټ پانچ فیصد د سټرکټ ته ملاویږی او عجیبه خبره دا ده چې هغه پانچ فیصد هم بجائے د دې نه چې صوبائی حکومت یونیورسټیانې خپله فنانس کړی نو هغه

د ضلعې هغه پیسې تا سو یونیورستیانو له Divert کړې، اوس هغه ورځ په اخبار کښې ما اولیدل چې-----

جناب سپیکر: آپ اگر اردو میں بات کریں تو یہ آسانی ہو جائے گی مشتاق غنی کیلئے۔

جناب عبدالکریم: اچھا، اچھا جی۔ جناب سپیکر صاحب، نیٹ ہائیڈل پرافٹ کی مد میں پانچ پرسنٹ ڈسٹرکٹ کو جاتا ہے، وہ پانچ پرسنٹ اماؤنٹ جو ہے اس میں سے ساری کی ساری یونیورسٹی کو Divert ہو جاتی ہے۔ صوابی یونیورسٹی کو یہ Divert ہو گئی جو کہ ہمارے ڈسٹرکٹ کے ڈیویلپمنٹ پہ خرچ ہونا تھی جبکہ ہم مثال دیتے ہیں ہزارہ یونیورسٹی، ملاکنڈ یونیورسٹی، سوات یونیورسٹی وغیرہ وغیرہ، یہ ساری یونیورسٹیاں جو ہیں، ان کو صوبائی گورنمنٹ Feed کرتی ہے جبکہ آپ صوابی کا وہ کرتے ہیں تو وہ ہمارے نیٹ ہائیڈل پرافٹ سے اسی کا پیسہ یہاں پہ لگتا ہے تو یہ ناانصافی ہے۔ پچھلے دنوں میں نے اخبار میں دیکھا کہ سوات یونیورسٹی کے 950 ملین روپے جو ہیں، وہ ریلیز ہوئے۔ تو Kindly میری یہ Stress ہے کہ صوابی کو بھی صوبائی گورنمنٹ ہی Feed کرے نا، Being an opposition Member ہمیں تو فنڈز کی ویسے بھی قلعت ہے، میرا اور شیراز کا، ہمارا اس میں حق ہے تو پلیز اس کو Consider کریں اور ہمیں اپنا حق دیں۔

جناب سپیکر: مشتاق صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! یہ پہلے سے طے شدہ فارمولا ہے کہ جیسے نیٹ ہائیڈل پرافٹ ہے اور اس کا شیئر جاتا ہے غلام اسحاق خان انسٹی ٹیوٹ کو، اسی طرح یہ جو ہے اس کی رائلٹی گیس کی اور وہ جو ہے وہ اس یونیورسٹی کو، اس میں سے خاص Percentage جاتی ہے۔ اسی طرح نیٹ ہائیڈل کی مد سے یونیورسٹی آف صوابی کو بھی ابھی تک 300.746 ملین مل چکے ہیں اور باقی اس کی ٹوٹل رقم بنتی ہے 1191 ملین، Something more اور وہ جو پیسے ہیں 300 وہاں سے ملے ہیں، تقریباً 400 ملین بن جاتے ہیں، 746 ہے آگے اور باقی صوبائی خزانے سے رقم فراہم کی گئی ہے۔ So صورتحال یہ ہے کہ پراونشل گورنمنٹ کے پاس اتنے زیادہ وسائل نہیں ہیں کہ وہ ساری یونیورسٹیز کو ٹوٹل کر سکیں، اخراجات Because you know that 65% of the total Budget جو ہے، وہ تقریباً ہمارا چلا جاتا ہے سیلریز اور پنشن کے اوپر، Remaining 35% سے ہم سارے کام کرتے ہیں اور اس میں سکولز کالجز بنانے، یونیورسٹیز، Everything، تو اس میں جو جو شیئر مناسب ہوتا ہے، جہاں Need basis پہ جس یونیورسٹی کی اور ابھی

ہم اس کیلئے ایک Endowment Fund بھی اس سال قائم کرنے کی تجویز ہے کہ وہ ہم کریں اور اس میں سے یونیورسٹیز کی جو Need ہے، وہ اس Endowment Fund سے ہم پوری کر پائیں لیکن یہ خاصا ایک مشکل مسئلہ گورنمنٹ کو درپیش ہے کہ یونیورسٹیز کے جو وسائل ہیں، وہ محدود ہیں، اخراجات بہت زیادہ ہیں So ان کو Meet کرنے کیلئے فی الحال یہ جو فارمولا ہے، اس کو چلنے دیں Unless کہ گورنمنٹ کے پاس اتنے Resources generate نہیں ہو جاتے جس سے کہ وہ یونیورسٹیز کے جو Over and above than their expenditures ہیں They can't meet from their own funds، زیادہ تو فیڈرل گورنمنٹ اس میں Contribute کرتی ہے، ایچ ای سی وہ جو یونیورسٹیز کو پیسے دیتی ہے اور جو کمی بیشی ہوتی ہے، وہ پراونشل گورنمنٹ بھی پوری کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

جناب سپیکر: جی کریم خان۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر صاحب! اس صوبے میں، منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کل کتنی یونیورسٹیاں ہیں، اس صوبے میں کل کتنی یونیورسٹیاں ہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: 19۔

جناب عبدالکریم: 19، تو دو جو ہیں وہ نیٹ ہائیڈل پرافٹ سے اور آئل اینڈ گیس کے اس پہ جاتی ہیں، 17 رہ جاتی ہیں، سر! 17 رہ گئیں، تو 17 کو صوبائی حکومت Feed کرتی ہے اور یہ دو جو ہیں نا تو آئل اینڈ گیس کا تو دیکھیں، وہ تو اربوں روپے میں اس کی رائلٹی ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! اس کے-----

جناب سپیکر: جی جی، جی جی، جی مشتاق صاحب، اس کا مطلب یہ ہے کہ باقی یونیورسٹیز کی کیا پوزیشن ہے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: باقی جو یونیورسٹیز ہیں، بس میں سمجھ گیا ہوں جی، یہ جب بنی تھیں تو اس وقت اسی فارمولے کے اوپر بنی تھیں کہ چونکہ ریسورسز تو پراونشل گورنمنٹ، یہ ہمارے دور سے تو پہلے کی بنی ہوئی ہیں، تو اسی فارمولے کے اوپر ٹھیک ہے جہاں پہ یہ یونیورسٹی ہے، وہاں سے فلاں مد سے اس کو پیسے اتنے Ratio سے مل جائیں گے جس سے کہ یہ یونیورسٹی چل سکے گی اور اسی Base پہ یہ یونیورسٹیاں چلتی ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں بابک صاحب نے بھی اس طرح کیا تھا، انہوں نے بھی جو ہے نا ہمیں خوش کرنے کیلئے ہمارے ہی وسائل پہ وہ یونیورسٹی بنائی تھی۔ جی سردار حسین صاحب! آپ ویسے Explain کر لیں۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جی بالکل۔

جناب سپیکر: یہ کس طرح آپ لوگوں نے کیا تھا، کیا آپ نے کوئی فنڈ نہیں دیا اس کو؟

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: زما یقین دا دے چې زمونږ په دور حکومت کښې په پینځه کاله کښې چې کومې یونیورسټۍ جوړې شوې دی، دا ضرورت وو۔ د هغې وجه دا وه چې انټر لیول پورې سکول لیول پورې چې کومه Ratio وه، ماشاء الله هغه زمونږه ښه وه Encouraging وه خو بیا هائر ایجوکیشن چې وو، هغه Ratio چې ده، هغه ډیره زیاته کمه وه او زما یقین دا دے چې دا Accessibility ډیره زیاته ضروری وه او پکار اوس هم ده چې په پینځه کاله کښې زمونږه حکومت نهه یونیورسټۍ جوړې کړې نو ظاهره خبره ده چې دا موجوده حکومت له پکار دا دی چې ریسورسز پیدا کړی او وسائل پیدا کړی او خومره حده پورې چې ممکنه وی چې په ټوله صوبه کښې چې کومې کیمپسې دی، مثال ما اؤریدلی چې اوس په دیر اپر کښې ماشاء الله یونیورسټی جوړیږی، ډیره زیاته د خوشحالۍ خبره ده، چترال کښې کیمپس دے، بونیر کښې کیمپس دے، کوم کوم ځائې کښې چې کیمپسې دی، پکار ده چې هغه۔۔۔۔

جناب سپیکر: حویلیاں کښې کیمپس دے۔

جناب سردار حسین: جی؟

جناب سپیکر: حویلیاں کښې هم یاد کړه کنه؟ (مسکراتے ہوئے)

جناب سردار حسین: اؤ حویلیاں، حویلیاں، دا زه جی دا د صوابۍ والا چې کومه ایشو ده، هغه دا ده چې دا دومره گرانه نه ده۔ که مونږه اوگورو چې دا دومره

لوئي اماؤنټPetty petty څيزونو کښې خرچ کيږی نو که په دومره لوئې مقصد کښې خرچ شی نو دا څه بده خبره نه ده، دا ښه خبره ده۔ نو زما به دا گزارش وی، ظاهره خبره ده چې کريم خان صاحب يا د صوابئی چې کوم نور ممبران دی، چې د هغوی په دې باندې لږ تحفظات په دې وجه هم دی چې دا کوم پرافټ دے ، دا خو به ظاهره خبره ده اول به روډز کښې استعمال شو يا به نور په ډيويلپمنټ کښې استعمال شو، نو اوس خو ماشاء الله ستاسو حکومت دے او دلته چې د حکومت کوم ملگری ناست دی، هغه هم که اپوزيشن سره تعلق لری چې څنگه نور فنډ نورو ممبرانو ته ملاويږی نو که هغه هومره فنډ ورته نه ملاويږی، يو تيس پرسنټ، تينتيس پرسنټ ورته هم ملاؤ شی، زما يقين دا دے چې يونيورسټئی به هم روانې وی او دا ممبران چې دی ظاهره خبره ده چې۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار حسين صاحب! يو تپوس تاسو نه کوم جی، څان له، چونکه زمونږه ډسټرکټ دے ، دا Basically ستاسو وخت کښې دغه شوې وه، زه خو اوس هم په دېOpinion باندې يم، زما Personal individual opinion دا دے چې دا يونيورسټی چې ده، دا زمونږ د پاره زيات Important ده بلکه دوئ ته پته ده، منسټر صاحب ته پته ده چې څومره فنډز دی نو ما هغه، خپل پرسنل چې زما کوم فنډ دے نو هغه ما باقاعده Written کښې ورکړے دے چې دا به زه صوابئی يونيورسټئی ته ورکوم، ټهيک شوه جی خو دغه دا دے چې تاسو په کوم دغه باندې دغه کړے وو، هلته زمونږه چې کوم ايم پی ايز وو، هغوی په خپلو کښې ايگريمنټ کړے وو چې يره مونږ به دا فنډ دوئ ته ورکوؤ۔

جناب سردار حسین: بالکل سپيکر صاحب! دا خو ظاهره خبره ده څنگه چې نن په صوابئی کښې ممبران دی، په هغه وخت کښې هم ممبران وو۔

جناب سپیکر: اؤ جی۔

جناب سردار حسین: اؤ دا فنډ که هغه ممبرانو ته ملاويدو، هغوی به په صوابديد اختيار باندې استعمالو خو مونږ دا فيصله اوکړه چې دا د يونيورسټئی ته راشی، دا يو ډير لوئې مقصد دے۔ لکه د کرک يونيورسټئی ته تاسو اوگورئ، ټوټله رائلټی چې ده، مونږ به نن هم دا خبره کوؤ چې دا د کرک يا د جنوبی اضلاع دا

څومره لویه رائلټي چې ده، دا زمونږ د صوابئي یا ټوبیکو سیس دا خو تعداد کښې ډیر زیات کم دے، هغه طرف ته خو دا رائلټي ډیره زیاته ده، نو پکار دا ده چې دا سې میګا پراجیکټ باندې دا اولګی۔ زما یقین دا دے چې خلقو ته، سپیکر صاحب! بخښنه غواړم، سپیکر صاحب د خپل فنډ ذکر اوکړو، زما یقین دا دے چې سپیکر صاحب ته څومره فنډ ملاؤیږی نو که کریم خان صاحب ته د هغې په نیمه هم ملاؤیږی نو هغه به سبا دا پوائنټ په اسمبلئ کښې نه Raise کوی۔ مهربانی اوکړئ لږ د فراخدلئی نه ورسره کار واخلئی نو بیا به کریم خان هم رضا وی او یونیورسټی به هم روانه وی که خیر وی۔

جناب سپیکر: جی مشتاق صاحب! میرا خیال ہے پھر 'نیکسٹ' اس کی طرف جاتے ہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر، یہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ سے تعلق ہی نہیں رکھتا، یہ چونکہ فنانس سے تعلق رکھتا ہے زیادہ، ہم تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ اتنے پیسے وہاں سے مل گئے اور جو کمی بیشی ہے، وہ گورنمنٹ پوری کرنے کی کوشش کرتی ہے۔اب یہ جو ہے 300.746 ملین جو ہے، یہ ان کو یا کرک کی یونیورسٹی کے جو پیسے ہیں، وہ گیس کی رائلٹی سے ملتے ہیں تو یہ Decision جس فورم پہ ہونا ہے، وہ فنانس کی اس میں آتا ہے، ہمارے اس میں تو آتا نہیں ہے، ہمیں تو جو ملے گا ہم یونیورسٹیوں کو Pass on کرتے جائیں گے اور یہ اس پہ کوسچن اگر ایک Put کر دیں فنانس کیلئے تو پھر ان کو اس کا بہتر جواب مل سکے گا کہ یہ جو پیسے ان یونیورسٹیز کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مشتاق صاحب! کریم صاحب کا کوسچن یہ ہے کہ آپ یہاں اعلان کریں کہ صوابی یونیورسٹی کیلئے جو گرانٹ چاہیئے، جو فنڈ چاہیئے، وہ صوبائی حکومت برداشت کرے گی، اس کا مقصد یہی ہے اور باقی جو ہے نا آپ۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میرے پاس تو جناب سپیکر، 19 یونیورسٹیز ہیں اور اگر اس پہ اعلان کرنا شروع ہو گیا تو آپ کو پھر ڈیویلپمنٹ کیلئے کوئی فنڈ یہاں پہ میسر نہیں ہو گا، نہ گورنمنٹ کے لوگوں کو، نہ اپوزیشن کے لوگوں کو، صورتحال بڑی گھمبیر ہے، جو فنانشل پوزیشن ہے Of the Province اور اس میں سب کیلئے بڑا مشکل ہے But you can put a fresh Question for the Finance Department, they can answer you very well.

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی کریم خان، کریم خان! بیا بل دغه ته ورځو جی، 'نیکسټ' ته ځو۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر، منسٹر صاحب نے تو جان چھڑالی ہم سے کہ آپ فریش کوسچن لے آئیں۔ جب آپ Recommendations دیتے ہیں کہ سوات یونیورسٹی کو 950 ملین، کیس تو آپ بناتے ہیں، وہ فنانس کو جاتا ہے، وہاں سے Payment ریلیز ہوتی ہے اور جب آپ جواب دیتے ہیں تو آپ تو ماشاء اللہ حکومت چلانے والے منسٹر ہیں، آپ ہمیں ٹرکالوجی میں نہ ڈالیں اور نہ، (مداخلت) جی جی، Collective responsibility بھی ہے آپ کی، تو Kindly میں جو Issue raise کررہا ہوں کہ یہ نیٹ ہائیڈل پرافٹ کی اماؤنٹ بہت کم ہے، اس کے حساب سے آئل اینڈ گیس میں جو کرک میں مل رہی ہے، وہ بہت زیادہ ہے۔ جب 17 یونیورسٹیز کو صوبائی گورنمنٹ فل سپورٹ دے رہی ہے تو دو یونیورسٹیاں ہیں، 17 زیادہ ہیں یا دو؟ تو اس میں انصاف، آپ تو انصاف کا نعرہ لگارہے ہیں اور انصاف آپ نے دینا ہے، جو لوگوں نے غلط کام کئے ہیں تو اس کیلئے آپ نے کتنی کتنی وہ قانون سازی کی ہے اور کتنی کتنی چیزیں بدلی ہیں تو یہاں بھی انصاف سے کام لیں اور ہمیں انصاف دیں۔ دوسرا یہ کہ ہم تو ٹوبیکو سیس اور نیٹ ہائیڈل پرافٹ میں صوابی جو ہے بہت Contribution کررہا ہے، فیڈرل گورنمنٹ کو بھی اور صوبائی گورنمنٹ کو بھی کافی ہمارا پیسہ جارہا ہے تو میں کہہ رہا ہوں کہ مہربانی کرکے ہمیں اپنا جو۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اس میں اس طرح کرتے ہیں۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! میں ایک چیز ان کی کلیئر کرنا چاہتا ہوں کہ ساری یونیورسٹیز کو نہیں ملتا، یونیورسٹیز اپنی Need کے مطابق ہمیں آگاہ کرتی رہتی ہیں سال کے دوران، کچھ ان کو فیڈرل گورنمنٹ سے مل جاتا ہے، کچھ ان کے اپنے فنڈز جو ہیں، وہ Generate ہوتے ہیں۔ جو ہمارے پاس کیسز آتے ہیں، ہم کیس ٹو کیس ان کو دیکھتے ہیں اور جو ہمارے ریسورسز کے اندر ایڈجسٹ ہو سکتے ہیں، اس سال بھی آٹھ نو یونیورسٹیز کو ہم نے کسی نہ کسی مد میں پیسے دیئے ہیں پراونشل گورنمنٹ سے اور اس کو بھی دیئے ہیں ہم نے، صوابی یونیورسٹی کو بھی ہم نے دیئے ہیں، تو یہ تو ہم کررہے ہیں Already جو ہمارے ریسورسز کے اندر ہمیں Allow ہوتا ہے، ان کی جو Needs ہوتی ہیں، جس لیول تک ہم ان کو Meet کرسکتے ہیں،

وہ ہم کر رہے ہیں لیکن آپ کو یہ علم ہونا چاہیئے کہ Still we need 29 billion rupees جس سے ہم ان کی ساری Needs کو Meet کر سکیں، 29 billion rupees جو Not possible at this stage, but at the moment, there is no other problem۔ یونیورسٹیاں چل رہی ہیں اللہ کا فضل ہے، ٹھیک طریقے سے چل رہی ہیں، اپنے وسائل میں بھی چل رہی ہیں، جو فیڈرل گورنمنٹ سے ان کو ملتا ہے، ایچ ای سی میں جو ان کا حق ہے، وہ بھی ان کو مل رہا ہے۔ پراونشل گورنمنٹ جہاں ضرورت سمجھتی ہے، وہ آتے ہیں Convince کرتے ہیں ہمیں، بتاتے ہیں ہمیں جی کہ یہ ہم نے بلاک بنانا ہے، یہ ضروری ہے، یہ اکیڈمک بلاک کی ضرورت ہے، تو ہم وہ بھی کر رہے ہیں ساتھ ساتھ۔

جناب سپیکر: 'نیکسٹ' ۔اس پہ آپ، 'نیکسٹ' ہم خود بھی ایک میٹنگ کر لیں گے۔ 'نیکسٹ'، کریم خان! آپ کا 'نیکسٹ' کوسچن ہے 2326۔

جناب عبدالکریم: یہ جواب جناب! مجھے آج سیشن شروع ہونے سے پہلے ملا ہے۔ یہ کوسچن میں نے یہاں پہ مذاق کیلئے نہیں کیا تھا کہ میں نے ہاؤس میں جا کے ہاؤس ممبران صاحبان سے مذاق کرنا ہے۔ 12 تاریخ کو، سوری 2/4 کو یہ موصول ہوا ہے سر! اور آج مجھے ملا ہے، میں اس پلندے کو کس طرح پڑھوں؟ اس کو پینڈنگ رکھیں سر! اور ان کو وارننگ بھی دیں کہ جب کوئی ایسی Investigative چیز پوچھے تو یا تو ان کو دو تین دن پہلے اس ممبر کو 'ڈیلیور' کرنا چاہیئے اور 'ہینڈ اوور' کرنا چاہیئے یا پھر ہمیں اتنا وقت تو دیں تاکہ ہم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو پینڈنگ کرتے ہیں، پینڈنگ۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: وہ اگر کسی سے غلطی ہو گئی لیکن اس پہ اتنے زیادہ پیپرز لگے ہوئے ہیں اور پینڈنگ کرنے سے پھر اتنی بڑی ایک 'ایکسرسائز' ہو گی تو میرے خیال میں ان کے کوسچن کا ہم ان کو کوئی جواب دیتے ہیں We will try to satisfy him اور اگر یہ Satisfy نہیں ہوتے تو پھر اگلی بات کر لیں

ورنہ اتنا پلندہ پھر ڈیپارٹمنٹ کرے گا اور ہر ڈیسک پہ جائے گا۔ تو آپ اپنا ضمنی کوئسچن لے آئیں، ہم آپ کو اس پہ Satisfy کرتے ہیں۔

جناب عبدالکریم: بات یہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی کریم خان۔

جناب عبدالکریم: منسٹر صاحب! آپ کو کس طرح میں Satisfy کروں، اس چیز کو پڑھ کے میں نے کچھ نکالنا ہے۔ میرے پاس جو ایشوز ہیں، اس کو میں نے چیک کرنا ہے، یہ تو اس طرح نہیں ہے کہ اسمبلی میں بیٹھ کر تو جو میں نے مارکنگ کرنی ہے۔

جناب سپیکر: چلو پینڈنگ۔ 'نیکسٹ' ۔

جناب عبدالکریم: میں آپ کو مطمئن نہیں، اس کو پینڈنگ کرکے دوبارہ اس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: 'نیکسٹ' ، 2367، کریم خان۔

جناب عبدالکریم: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! ڈیٹیل مجھے ملی ہے، ابھی پھر وہی بات ہو گی کہ میں مطمئن نہیں ہو رہا ہوں لیکن جو میرے حلقے کے حساب سے، خاصکر 15-14 کی جو ڈسٹری بیوشن ہے تو اس میں منسٹر صاحب تو ہیں نہیں تو اس کو بھی Kindly پینڈنگ رکھیں تاکہ منسٹر صاحب ہوں تو بات کریں گے۔

جناب سپیکر: چلو آپ پینڈنگ چاہتے ہیں تو۔۔۔۔۔

جناب عبدالکریم: (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم سے) جب آپ اپنی ذمہ داری فنانس پہ تھوپتے ہیں تو پھر دوسرے کا جواب آپ سے کیوں مانگوں؟

جناب سپیکر: جی جی، پینڈنگ کرتے ہیں، پینڈنگ کرتے ہیں۔ کریم خان! جواب تو کلیئر موجود ہے اس کا۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، مشتاق غنی صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: آپ بتائیں سر۔

جناب عبدالکریم: اس میں یہ ہے جی کہ جو 15-14 کی ڈسٹری بیوشن ہے تو 14-13۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس پہ آپ مطمئن ہیں، اس پہ آپ مطمئن ہیں؟

جناب عبدالکریم: نہیں نہیں، مطمئن نہیں ہوں سر، اس پہ مطمئن نہیں ہوں کہ مجھے نظرانداز کیا گیا ہے اس میں، اسی لئے میں پینڈنگ کر رہا ہوں کہ منسٹر صاحب ہوں گے تو وہ کچھ کر جائیں گے جی۔

جناب سپیکر: میں پھر 'نیکسٹ' کی طرف جاتا ہوں۔

جناب عبدالکریم: چلیں ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: 'نیکسٹ'، 2368 زرین گل صاحب۔

* 2368 _ جناب زرین گل: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم نے مختلف کیڈرز کے اساتذہ کیلئے تعلیمی پالیسی 2012 اور 2013 میں بنائی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مختلف کیڈرز سی ٹی، اے ٹی، پی ای ٹی، ڈی ایم اور ٹی ٹی اساتذہ کیلئے مذکورہ پالیسی کے تحت بی اے بی ایس سی سیکنڈ ڈویژن کی شرط رکھی گئی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مختلف یونیورسٹیوں اور ڈیپارٹمنٹس میں یہ پالیسی ہے کہ جن ملازمین کی بی اے بی ایس سی میں سیکنڈ ڈویژن نہ ہو لیکن ایم اے ایم ایس سی میں سیکنڈ ڈویژن ہو تو ان کو پروموشن دی جاتی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہو تو کیا حکومت جن اساتذہ کی بی اے بی ایس سی میں سیکنڈ ڈویژن نہیں ہے مگر ایم اے ایم ایس سی سیکنڈ دویژن ہولڈر کو پروموشن دینے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم) (جواب وزیر برائے اعلیٰ تعلیم نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) ایس ایس ٹی کیلئے بنیادی تعلیمی قابلیت کم از کم بی اے، بی ایس سی سیکنڈ ڈویژن بمعہ بی ایڈ رکھی گئی ہے اسی بنیاد پر ٹی ٹی، ڈی ایم، اے ٹی اور سی ٹی کو ایس ایس ٹی میں پروموشن دی جاتی ہے۔

(د) بی اے، بی ایس سی میں سیکنڈ ڈویژن کی بنیاد پر پروموشن دی جاتی ہے۔ چونکہ حکومت تعلیمی معیار بہتر بنانے پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرنا چاہتی ہے۔ چونکہ ایس ایس ٹی کیلئے بنیادی تعلیمی قابلیت کم از کم بی اے، بی ایس سی سیکنڈ ڈویژن بمعہ بی ایڈ رکھی گئی ہے اسی لئے حکومت مندرجہ بالا قابلیت ایس ایس ٹی میں ترقی کیلئے مد نظر رکھتی ہے تاکہ بچوں کو معیاری اساتذہ میسر ہوں۔

جناب زرین گل: سوال نمبر 2368، (الف)، (ب)، (ج)، (د)۔ محترم سپیکر صاحب، ما دیکښې تپوس کړے وو چې د ابتدائی و ثانوی تعلیم کیډرې کوم جوړې شوې وې د پروموشن، ما وئیل چې 2012-14 کښې، دوئ وائی چې اؤ۔ بیا مې دا تپوس کړے دے چې دا سی ټی، اے ټی، پی ای ټی، ډی ایم، ټی ټی، د دوئ د پروموشن پالیسی څه ده؟ دوئ وئیل چې بی اے بی ایس سی سیکنډ ډویژن شرط دے۔ بیا جی ما تپوس کړے وو په (ج) کښې چې "آیا یہ بھی درست ہے کہ مختلف یونیورسٹیوں اور ڈیپارٹمنٹس میں یہ پالیسی ہے کہ جن ملازمین کی بی اے بی ایس سی میں سیکنڈ ڈویژن نہ ہو لیکن ایم اے ایم ایس سی میں سیکنڈ ڈویژن ہو تو ان کو پروموشن دی جاتی ہے؟" دا تپوس مې چې کړے دے، دوئ د دې جواب ما له د دغه مطابق نه دے را کړے، دوئ دا خپله وئیلی دی چې "ایس ایس ٹی کیلئے بنیادی تعلیمی قابلیت کم از کم بی اے، بی ایس سی سیکنڈ ڈویژن بمعہ بی ایڈ رکھی گئی ہے، اسی بنیاد پر ٹی ٹی، ڈی ایم، اے ٹی اور سی ٹی کو ایس ایس ٹی میں پروموشن دی جاتی ہے"۔ زه ستا سو په وساطت د محترم وزیر صاحب نه دا تپوس کوم، پوچھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی مشتاق غنی صاحب!

جناب زرین گل: پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ آیا میں نے جو سوال پوچھا ہے (ج) میں، کیا مختلف یونیورسٹیوں اور ڈیپارٹمنٹس میں یہ پالیسی رائج ہے یا صرف اسی میں ہے، یہ پوچھنا چاہتا ہوں؟

جناب سپیکر: مشتاق صاحب!

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر، جس بارے میں انہوں نے کوئسچن کیا ہے، اس کا میں جواب دے سکتا ہوں۔ یہ اس کے علاوہ انہوں نے ایک چیز پوچھ لی ہے جو کہ پھر ہمیں چیک کرنا پڑے گا لیکن ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی جو پالیسی ہے جیسا کہ اس وقت ہم سب کی یہ کوشش ہے کہ ایجوکیشن

سیکٹر کے اندر Revolutionary changes لائی جائیں، تعلیمی اداروں کا معیار بہتر کیا جائے، سٹاف جو ہے کوالیفائیڈ سٹاف وہاں پہ لایا جائے تاکہ یہ ہماری ایجوکیشن جو ہے In public sector یہ پرائیویٹ سیکٹر کا مقابلہ کر سکے اور لوگوں کو پرائیویٹ سیکٹر میں جانے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ اسی پالیسی کو مد نظر رکھتے ہوئے 15 ہزار کے قریب این ٹی ایس کی بنیاد پہ ٹیچرز بھرتی ہوئے اور اسی بنیاد کے اوپر 500 مانیٹرز لگائے گئے کہ سکولوں میں ان کی حاضریاں چیک کریں اور ساری چیز، تو اسی حوالے سے ڈیپارٹمنٹ کی یہ پالیسی ہے کہ اس کی کم از کم جو تعلیمی شرط ہے، وہ سیکنڈ ڈویژن ہے اور سیکنڈ ڈویژن کی بنیاد پر ہی ان کو پروموشن دی جا رہی ہے، This is the policy of the Education Department اور ظاہر ہے ایک پالیسی ڈیپارٹمنٹ نے بنالی ہے، اسی پہ وہ Base کرے گا، اسی پہ وہ آگے پروموشنز کرے گا اور اسی پہ اس کا سارا نظام چلتا ہے۔

جناب سپیکر: جی زرین گل صاحب۔

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب، میں آپ کی وساطت سے محترم وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ پالیسی جو ہے، یہ میں نے جو پوچھا ہے، میں نے محکمہ تعلیم سے متعلق یونیورسٹیاں جو ہیں یا ڈیپارٹمنٹس جو ہیں، تعلیم کے محکمے کے ہیں، میں اور محکموں کے متعلق پروموشن کا نہیں پوچھ رہا ہوں، میں وزیر صاحب سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ آیا یہ جو پالیسی ابتدائی و ثانوی تعلیم کیلئے جو کیڈر کی پروموشن کیلئے رکھی گئی ہے، کیا مختلف ڈیپارٹمنٹس اور یونیورسٹیوں میں بھی یہی پالیسی ہے؟ اس کا جواب چاہتا ہوں کیونکہ یہ تعلیم سے متعلق ہے اور وزیر موصوف بذات خود ہائر سیکنڈری کے وزیر بھی ہیں اور جواب بھی مجھے بحیثیت وزیر کے دے رہے ہیں تو میں ایجوکیشن سے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں کہ اور محکموں کی یا اسی تعلیم کے اور ڈیپارٹمنٹس میں بھی یہی پالیسی رائج ہے، میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں (ج) کے جواب میں؟

جناب سپیکر: مشتاق صاحب!

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میری گزارش یہ ہو گی جناب سپیکر! آپ سے کہ میرے فاضل دوست، میرے آنریبل بھائی اپنے کوسچن کو ایلیمنٹری ایجوکیشن تک اس وقت محدود رکھیں جو کہ ہمارے سامنے ہے، ان کا کوسچن ہے اور اسی کا میرے پاس جواب ہے اور اسی کو میں ایڈوکیٹ کر رہا ہوں۔ جو یہ ہائر ایجوکیشن کا کہہ

رہے ہیں، اس کے بعد ماسٹر، ایم ایس سی، ایم اے، وہ اور کوالیفیکیشن آ جاتی ہے، وہ نیچے والی کلاسز کو نہیں پڑھاتے، یہ تو پرائمری، مڈل، ایلیمنٹری ایجوکیشن کی بات ہو رہی ہے تو اس لیول پر ہم نے Full focus کیا ہوا ہے کہ یہاں پر جو لوگوں کی کوالٹی ہے، وہ Improve ہو اور اچھی کوالٹی کے لوگ اوپر پروموٹ ہو کے آئیں جنہوں نے مڈل میٹرک کو پڑھانا ہے۔ تو اس کیلئے ڈیپارٹمنٹ نے بی اے سیکنڈ ڈویژن کی شرط رکھی تاکہ بی اے سیکنڈ ڈویژن جو ہے، اور میں تو سمجھتا ہوں کہ سب کو اس کو سپورٹ کرنا چاہیئے کہ ایجوکیشن کے اندر جو ظلم آج تک ہوتا رہا ہے اس ملک میں اور پورے پاکستان کے اندر، جس کو کہیں نوکری نہیں ملتی تھی، اس کو محکمہ تعلیم کے اندر نوکری مل جاتی تھی اور اس وجہ سے آپ کے تعلیمی نظام کی جو حالت ہے، وہ آپ دیکھ سکتے ہیں۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ جس طرح کسی بھی بڑے ادارے میں نوکری حاصل کرنا مشکل ہے، لوگ کوالٹی کے لوگ ریکروٹ کرتے ہیں آپ کی سول سروسز میں، آپ کی آرمی میں، آپ کے دیگر بڑے اداروں میں، ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ ہماری ایجوکیشن کے اندر بھی سروس حاصل کرنا انتہائی مشکل ہونا چاہیئے۔ صرف کوالٹی 'بیسڈ' سروسز ہونی چاہئیں، وہی لوگ اس کے اندر آ سکیں چونکہ ان کے ہاتھوں میں جنریشن ہے، یہ ادارے لوگوں کو نوکریاں دینے کیلئے نہیں بنیں، یہ ادارے لوگوں کو تعلیم دینے کیلئے بنی ہیں اور تعلیم کیلئے پھر اچھا سٹاف چاہیئے۔ اس لحاظ سے ان کو نوکریاں ملتی ہیں، سو میں اپنے بھائی سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ اس میں گورنمنٹ سے 'کوآپریٹ' کریں تاکہ اچھے لوگ جو ہیں، کوالیفائیڈ لوگ جو ہیں، جن کے اچھے ڈویژنز ہیں، وہ اوپر آئیں اور اس کو آپ کو Appreciate کرنا چاہیئے۔

جناب زرین گل: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، جی زرین گل صاحب۔

جناب زرین گل: زه دا نه چې د دې مخالفت کوم، زه Appreciate کوم دا پالیسی----

جناب سپیکر: اچھا۔

جناب زرین گل: د تعلیمي پرمختګ د پاره، د دې د پاره دا ډیره بهترینه ده، زه Agree کوم خو زه دا تپوس کوم چې دغه پالیسي په دې یونیورسټو او ډیپارټمنټس کښې ولې لاګو نه ده؟ هغه خو هم دغه محکمه ده کنه، زه ترې دا

تپوس کوم۔ زه وایم دا بنه پالیسی ده، دا په دې نورو کښې هم Implement کړئ کنه، په هغې کښې نه ده کنه۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: عنایت خان! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں مشتاق غنی کے پوائنٹ کو سپورٹ کرتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ یہ اگر Outgoing Government نے کیا ہے، سردار حسین بابک صاحب نے کیا ہے تو اچھا Decision انہوں نے کیا ہے، We must support merit۔ میرے خیال میں یہ میرٹ کو Ensure کرنے کیلئے ہے لیکن یہ بات درست ہے کہ جو ہائر ایجوکیشن کے حوالے سے ان کے جواب کا پورشن ہے کہ کیا یونیورسٹیز کے اندر یہ پالیسی ہے کہ نہیں ہے؟ اس میں سوال کے اندر Clarity نہیں ہے لیکن میرا خیال ہے اور میری جو انفارمیشن ہے، اس پر فریش کوسچن بھی لا سکتے ہیں اور مزید انفارمیشن بھی مانگ سکتے ہیں لیکن میرے علم کے مطابق یونیورسٹیز کے اندر اس سے بھی Criteria سخت ہے اور وہاں فرسٹ ڈویژنز کے بغیر کوئی انٹر ہونے کا تصور ہی نہیں کر سکتا۔ اس وقت جو سیچویشن ہے تو یونیورسٹیز کے اندر پڑھائی کیلئے آپ کو ماسٹر کے اندر اور Throughout first divisioner ہونا بہت زیادہ لازمی ہوتا ہے اور آپ Compete ہی نہیں کر سکتے ہیں۔ مجھے ایسے لوگ معلوم ہیں کہ انہوں نے، وہ کنٹریکٹ پر انٹر ہوئے اور ان کو اس بنیاد پر ریگولرائز نہیں کیا جاتا رہا کہ ان کی ماسٹر کی ڈگریاں جو تھیں، وہ فرسٹ ڈویژن میں نہیں تھیں اور انہوں نے کسی دوسرے سبجیکٹ کے اندر فرسٹ ڈویژن میں ماسٹر کر کے تبھی وہ یونیورسٹیز کے اندر سروس کیلئے کوالیفائی ہوگئے۔ تو میرا خیال ہے کہ اس کو مزید تھوڑا مشتاق بھائی یونیورسٹیز سے انفارمیشن لیکر ان کو Provide کریں کہ یونیورسٹیز کے اندر کیا پوزیشن ہے؟ لیکن میرا خیال ہے کہ یونیورسٹیز کے اندر اس سے بھی سخت ہے اور یونیورسٹیز کے اندر فرسٹ ڈویژنز کے بغیر کوئی انٹر ہی نہیں ہو سکتا ہے۔ میرے خیال میں ایک دو آدھ ڈیپارٹمنٹ کے اندر Exception تھی، انگلش ڈیپارٹمنٹ کے اندر کسی زمانے میں، کیونکہ انگلش میں ماسٹر جو کرتا تھا، تو انگلش کے اندر فرسٹ ڈویژن لینا مشکل کام تھا لیکن میرے خیال میں اس کے اندر بھی اب یہ Exception نہیں رہی ہے اور وہاں بھی انٹر ہونے کیلئے فرسٹ ڈویژن لینا پڑتا ہے-----

جناب سپیکر: ٹائم بھی شارٹ ہے۔ابھی ایک گھنٹہ 'کوئسچنز آور' ، لیکن میں چاہتا ہوں زرین گل صاحب! ایک دو کوئسچنز رہتے ہیں، وہ آپ کے نقطہ نظر کو سمجھ گئے ہیں، اگر آپ اس کے ساتھ ایک پرائیویٹ بھی میٹنگ کریں اور میرے خیال میں دیکھ لیں اس پر۔۔۔۔۔

جناب زرین گل: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، اوکے، تھینک یو۔ 'نیکسٹ' ، 2395۔ ارشد علی صاحب، Lapsed۔ 2398، میڈم عظمیٰ خان، Lapsed۔ 2421، میڈم معراج ہمایون۔

* 2421 _ Ms. Meraj Humayun Khan: Will the Minister for Elementary & Secondary Education be pleased to state that:

(a) Is it true that in District Battagram SDM Ms. Farhana Chand d/o Mr. Shoukat Hayat was promoted to the post of SST, while SDM Ms: Rani Gul d/o Jehanzeb, Senior to her in age and more qualified, was not promoted despite that both were appointed on the same order No. 961-68 dated 30-03-2007;

(b) If yes, then provide detail of both teachers?

Mr. Muhammad Atif (Minister for Elementary & Secondary education) (Orally answered by Minister for Higher Education): (a) No, Farhana Chand d/o Mr. Shoukat Hayat SDM (BPS-16) was promoted to the post of SST (B-16), because SDM Rani Gul d/o Jehanzeb is Junior to her. The seniority list of both the teachers attached.

(b) The seniority list of both the teachers and order copy of Farhana Chand attached.

محترمہ معراج ہمایون خان: ډیرہ مهربانی سپیکر صاحب، دا خو ایک انفرادی سوال ہے، دو ایمپلائز ہیں ایلیمنٹری اور سیکنڈری ایجوکیشن کے ڈسٹرکٹ بٹگرام میں، ایک کی پروموشن ہو گئی ہے دوسری کی نہیں ہوئی، تو دوسری والی کی کمپلینٹ آئی ہے میرے پاس کہ ہم دونوں کی اپوائنٹمنٹ ایک ہی وقت میں ہوئی تھی لیکن ایک پروموٹ ہو گئی ہے اور دوسری پروموٹ نہیں ہوئی۔ان کا جواب، جو سوال میں نے کیا تھا تو میں نے کہا تھا کہ رانی کی کیوں نہیں ہوئی؟ فرحانہ کی ہو گئی تو رانی کی کیوں نہیں ہوئی، کیا Explanation ہے؟ جواب یہ آیا ہے کہ "No, Farhana Chand d/o Mr. Shoukat Hayat SDM (BPS-16) was promoted to the post of SST (B-16), because SDM Rani Gul d/o Jehanzeb is Junior to her. The seniority

دا بیا ما نور چې معلومات اوکړل چې "list of both the teachers attached"، دا سوال راغلو، دا تپوس مې اوکړو، توکسی نے اس کے ساتھ Tempering کی ہوئی ہے رانی گل کے ریکارڈ کے ساتھ، اپوائنٹمنٹ دونوں کی 30 اپریل 2007 کو ہوئی ہے لیکن رانی گل کا چارج ایک کو دکھایا گیا ہے اور ایک جو تھا، اتوار کا دن تھا، تو کچھ یہاں ہیر پھیر ہوا ہے، کچھ غلط کلامی ہوئی ہے، غلط ریکارڈ، وہ Temper ہوا ہے، تو کافی سیریس یہ ایشو ہے اور اس کو ڈسکس کرنا چاہیئے۔ یہ تو ایک میرے پاس آگیا ہے اور یہ Correct ہونا چاہیئے، ٹھیک ہونا چاہیئے لیکن اس ایشو کو کیس سٹڈی بنا کر میری ریکویسٹ یہ ہوگی کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی ساری اپوائنٹمنٹس کو دیکھا جائے، نہ صرف ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی بلکہ اور ڈیپارٹمنٹس کی بھی، کیونکہ آج میرے پاس ایک اور بہت ہی سیریس قسم کی ایک کمپلینٹ آئی ہے کہ آیاز نامی ایک بندہ جو ڈرائیور کی پوسٹ پر انڈسٹریز میں اپوائنٹ ہوا تھا اور اس کو نوشہرہ اسٹیٹ کا منیجر بنا دیا گیا ہے اور اس کے پاس گاڑی بھی ہے، ٹیوٹا۔۔۔۔

جناب سپیکر: مشتاق صاحب، پلیز۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر! یہ ایسا ہے کہ ان کی اپوائنٹمنٹ تو ایک دن ہی ہوئی تھی لیکن یہ سنیارٹی لسٹ جب بنتی ہے تو جس دن وہ اپنا Arrival report submit کرتے ہیں، اس دن سے بنتے ہیں، So اس میں فرحانہ چاند جو ہے، یہ 30-03-2007 کو Arrival report دے رہی ہے اور عاصمہ ناز جو ہے، رانی گل جو ہے، سوری رانی گل جو ہے، وہ 01-04-2007 کو دے رہی ہے، یعنی اس کے بعد ان کی ہے۔ اب یہ میرٹ لسٹ اسی کے مطابق بنی ہوئی ہے، یہ سات لوگوں کی بنی ہوئی ہے کہ Date of joining، تو اس کے مطابق جو Senior most بنتی ہے، وہ فرحانہ چاند ہی بنتی ہے اور اسی کی پروموشن ہوئی ہے۔

محترمہ معراج ہمایون خان: سر! ایک۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم۔

محترمہ معراج ہمایون خان: یہی تو میں نے عرض کیا کہ 01-04 تو اتوار کا دن تھا تو وہ کیسے چارج لے سکتی ہے اتوار کے دن؟ اور اپوائنٹمنٹ کے رولز 1989 کے مطابق سنیارٹی جو بنتی ہے، وہ اپوائنٹمنٹ پر بنتی ہے، اپوائنٹمنٹ پہلے اور چارج لینا دوسرے نمبر پر آتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس طرح کریں کہ جو Concerned Minister ہیں، اس کے ساتھ آپ پھر بیٹھ بھی جائیں گی اور جو Concerned Department کے ہیڈ ہیں، اس کے ساتھ، وہ آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں گے تو آپ کا جو جو Concern ہے، میں آپ کو سمجھ گیا، تو آپ کے ساتھ ڈسکس کر لیں گے اور آپ کی جو پوائنٹ ہے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بھی ہے، ابھی ہمارا ٹائم 'کوئسچنز آور' کا ختم ہوتا ہے، ابھی چھٹی کی درخواستیں آئی ہیں۔ (مداخلت) میں آپ کو خود وہ کروں گا، میں آپ کو اشارہ کر لوں گا،
Don't you worry.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

2395 _ جناب ارشد علی و جناب خالد خان: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع چارسدہ میں کئی سکولز عرصہ دراز سے بند پڑے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکولوں میں سے چند سکولوں کی عمارتیں ناکارہ ہیں اور چند سکولوں میں لوگ جانور پالتے ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بند سکولوں کی وجہ سے محکمہ مواصلات و تعمیرات اور محکمہ تعلیم کے درمیاں رابطے کا فقدان ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت بند سکولوں کو کھلوانے اور ناکارہ عمارتوں کو فعال بنانے کیلئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، نیز ذمہ داروں کے خلاف کب تک کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) ضلع چارسدہ میں فی الوقت مردانہ سائڈ پر دو سکولز (1) گورنمنٹ مڈل سکول کینور (2) گورنمنٹ پرائمری سکول نمبر 2 ترنگزئی مالکان اراضی کی طرف سے مقدمات عدالت میں ہونے کی وجہ سے عمارات کی حد تک بند ہیں۔ ان سکولوں کے طلباء کو قریبی سکولوں میں منتقل کر دیا گیا ہے جہاں ان کی تعلیمی سرگرمیاں جاری ہیں جبکہ زنانہ سائڈ پر بھی دو سکولز (1) گورنمنٹ گرلز مڈل سکول شیرین خان کلے (2) گورنمنٹ پرائمری سکول بشیر خان قلعہ درجہ چہارم ملازمین کی تعیناتی کے تنازعہ کی وجہ سے بند ہیں۔ محکمہ اعلیٰ حکام اور ممبران صوبائی اسمبلی کے ساتھ رابطے میں ہے اور ان شاءاللہ بہت جلد اس مسئلے کا کوئی معقول حل نکالا جائے گا۔

(ب) مذکورہ سکولوں میں سے صرف ایک سکول گورنمنٹ مڈل کینو رمالک اراضی کے زیر قبضہ ہے جس کی عمارت انتہائی مخدوش حالت میں ہے۔

(ج) یہ درست نہیں، تعلیمی نظام کی بہتری کیلئے محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم تمام متعلقہ محکمہ جات بشمول محکمہ مواصلات و تعمیرات کے ساتھ مسلسل رابطے میں رہتا ہے۔

(د) محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم اعلیٰ حکام اور ممبران صوبائی اسمبلی کے ساتھ رابطے میں ہے۔اس کے علاوہ عدالتوں میں بھی زیر سماعت کیسز کی بھر پور پیروی کررہا ہے اور ان شاء اللہ بہت جلد ان مسائل کا کوئی مناسب حل نکل آئے گا جس سے یہ سکولز فعال ہو جائیں گے۔

2398 _ محترمہ عظمیٰ خان: کیاوزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ہر یونیورسٹی میں Pre-Audit System کیلئے محکمہ خزانہ کا نمائندہ موجود ہوتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مورخہ 24-04-2014 کے مراسلہ نمبر SO(EST) FD/3-7/2012/LFA/PT/Vol-III کے تحت عبدالولی خان یونیورسٹی مردان میں عالمزیب کو بطور نمائندہ محکمہ خزانہ ٹرانسفر کیا گیا جس کو تاحال یہ چارج نہیں دیا گیا۔اس کی وجوہات بتائی جائیں، نیز اس کی غیر موجودگی میں یونیورسٹی کا Pre-Audit کیسے کیا جاتا ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی نہیں۔

(ب) خیبر پختونخوا یونیورسٹیز ایکٹ 2012 کے سیکشن (2) & (1) 16 کے مطابق یونیورسٹی کا Pre-Audit یونیورسٹی کا اپنا ملازم بحیثیت انٹرنل آڈیٹر سرانجام دیتا ہے۔انٹرنل آڈیٹر یونیورسٹی کے سینڈیکیٹ کے ذریعے بھرتی ہوتا ہے۔یونیورسٹی کے مطابق انٹرنل آڈٹ کی ذمہ داری یونیورسٹی کے ایک آفیسر محمد اعجاز کو سونپی گئی ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جناب سردار سورن سنگھ، سپیشل اسسٹنٹ 03-04-2015؛ جناب شکیل احمد صاحب، ایڈوائزر 03-04-2015؛ جناب ملک قاسم خان، ایڈوائزر 03-04-2015؛ جناب ابرار حسین صاحب،

ایم پی اے 2015-04-03؛ جناب شاہ حسین صاحب، ایم پی اے 2015-04-03؛ جناب سردار احمد ادریس 2015-04-03؛ جناب گوہر نواز 2015-04-03؛ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: ان کے بعد میں آپ کو موقع دوں گا۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib. Item No. 7, 'Call Attention Notices':

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ سول کوارٹرز میں حال ہی میں نئے فلیٹس تعمیر ہوئے ہیں۔ معلومات کے مطابق ان فلیٹس کی ایڈجسٹمنٹ ایس ٹو اور ایس تھری کے سرکاری ملازمین سے کی جائے گی کیونکہ اس وقت بھی ایس تھری چھوٹے کوارٹرز میں 16، 17 بی پی ایس، 19 سرکاری افسران رہائش پذیر ہیں اور ان سے ہاؤس رینٹ کی کٹوتی گریڈ وائز ہو رہی ہے جبکہ اس کے برعکس ایسے سرکاری ملازمین بھی ہیں جو کم گریڈ اور کم مدت ملازمت رکھنے کے باوجود بھی بڑے گھروں میں رہائش پذیر ہیں، اسلئے ان فلیٹس کی ایڈجسٹمنٹ گریڈ وائز اور مدت ملازمت پر کی جائے تاکہ انصاف کے تقاضے پورے کئے جائیں۔

جناب سپیکر: عارف یوسف صاحب!

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون): شکریہ جناب سپیکر۔ سر، یہ جو سوال ہے، اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ اس میں غور سے دیکھا جائے، اس میں یہ ہے کہ یہ جو بات کر رہے ہیں، جو زیر تعمیر ہے۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سوال نہیں ہے، کال اٹینشن ہے۔

معاون خصوصی برائے قانون: کال اٹینشن نوٹس ہے۔ اس میں جو آپ نے کہا ہے، یہ جو ہاؤسنگ، سول کوارٹرز میں جو فلیٹس تعمیر ہو رہے ہیں، وہ ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ ان کو ابھی بنا رہا ہے۔ ابھی یہ کمپلیٹ نہیں ہوئے ہیں اور نہ ہی محکمہ انتظامیہ کے حوالے کئے گئے ہیں۔ جونہی یہ فلیٹس جب تعمیر ہو جائیں گے اور ان کی جو Entitlement ہوگی، اس کے مطابق گریڈ وائز ان کو، جو جو لوگ ہوں گے گریڈ وائز ان کو دے دیئے

جائیں گے۔ دوسرا اس میں جو ہے، آپ نے کہا ہے کہ کیونکہ اس وقت بھی چھوٹے جو فلیٹس ہیں، وہ سینیئر آفیسرز کو دے دیئے گئے ہیں، آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے، جو چھوٹے آفیسرز کے ہیں، وہ سینیئرز کو دے دیئے گئے ہیں۔ اس کا یہ ہے کہ ابھی تک جو ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ ہے، ان کے پاس ٹوٹل دیکھے جائیں تو تقریباً 1400 گھر ہیں چھوٹے بڑے سب ملا کر، اور ابھی جو درخواستیں پڑی ہوئی ہیں سر، وہ تقریباً سات ہزار سے زیادہ درخواستیں ڈیپارٹمنٹس کو آئی ہوئی ہیں کہ آپ ہمیں گھر دیں۔ یہ میں سمجھتا ہوں کہ واقعی ایک بات اس میں زیادتی ہے کہ چھوٹے گھر جو ہیں، بڑے جو آفیسرز ہیں، ان کے پاس ہیں اور بعض جو بڑے گھر ہیں، چھوٹے جو گریڈ والے ہیں، ان کے پاس ہیں، یہ میں سمجھتا ہوں کہ واقعی اس میں پرابلم ہے، اس طرح نہیں ہونا چاہیئے۔ اس میں تھوڑے دن پہلے ہائی کورٹ نے بھی ایک فیصلہ کیا تھا، اس میں جو سینیئر آفیسرز کے جو گھر تھے، جو ملے ہوئے تھے چھوٹے ان کو، وہ ان سے باقاعدہ خالی کرا دیئے گئے ہیں لیکن اس میں ابھی سر! یہ مسئلہ آتا ہے کہ 17 گریڈ کا ایک افسر ہوتا ہے، جب اس کو گھر نہیں ملتا تو وہ کہتا ہے، ان سے آپشن لی جاتی ہے، وہ کہتا ہے کہ اس وقت جو بھی گھر ہے، مجھے دے دیا جائے، ان سے باقاعدہ پوچھا جاتا ہے اور ان سے پوچھنے کے مطابق اس کو گھر دیا جاتا ہے، ایسا نہیں ہے کہ زبردستی کسی کو کوئی گھر دیا جاتا ہے، تو اس میں ان کی مرضی اور ان کے مطابق سب کچھ ہم لوگ کر رہے ہیں۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: 'نیکسٹ'، یاسین خلیل۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! ایک بات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کال اٹینشن ہے، بس اس میں۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر!

جناب سپیکر: اچھا اچھا، بِسۡمِ اللهِ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: چھوٹے گھر جو ہیں، بڑے افسروں سے خالی کرا لئے ہیں کورٹ کے فیصلے کے مطابق تو میں ان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ ایک بی پی ایس 19 کا ملازم ہے جی، جواب بھی، زرین خان صاحب، جواب دو کمروں کے کوارٹر میں رہ رہے ہیں، ابھی تک آپ نے خالی نہیں کرایا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، آپ ان کا یہ نوٹ کر لیں اور چیک کر لیں، جو جو، پھر اس کیلئے ہو سکتا ہے۔ یاسین خان، یاسین خلیل۔

جناب یاسین خان خلیل: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر صاحب، ڈیرہ مہربانی۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میں نے صوبائی اسمبلی میں مورخہ 31 اکتوبر 2013 کو ایک قرارداد محکمہ واپڈا اور سوئی گیس کے بارے میں پیش کی تھی جو کہ میں پڑھ کر سناتا ہوں:

"محکمہ واپڈا اور سوئی گیس نے پشاور سمیت دیگر اضلاع میں ظلم و ناانصافی کی انتہاء کر دی ہے اور بارہ بارہ گھنٹے غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ کی جا رہی ہے۔ ٹرانسفارمر خراب ہونے پر کئی کئی ہفتے ٹھیک نہیں کرتے اور عوام ذاتی پیسوں پر مرمت کرتے ہیں اور مرمت کرنے والے ورکشاپس واپڈا اہلکاروں کے ہیں جو کہ ان ورکشاپس کو بدعنوانی کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ لوڈشیڈنگ کی وجہ سے گھریلو خواتین، عمر رسیدہ بزرگوں، طلباء و طالبات سمیت کارخانہ داروں، دکانداروں اور نمازیوں کو تکلیف سے گزرنا پڑتا ہے۔ پشاور سمیت تمام اہم شہروں کو اندھیروں میں دھکیل دیا گیا ہے۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ کو ختم کیا جائے اور سوچے سمجھے منصوبے کے تحت خیبر پختونخوا حکومت کے خلاف عوام کو متنفر کیا جا رہا ہے اور چیف ایگزیکٹیو واپڈا جو کہ اس لوڈشیڈنگ اور غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں، کا فوری تبادلہ کر کے کسی ذمہ دار شخص کو تعینات کیا جائے جو کہ عوام کا ایک دیرینہ مطالبہ ہے۔"

جناب سپیکر صاحب! اس قرارداد کو اکثریتی ممبران صوبائی اسمبلی نے پاس کرایا اور صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ سے اس قرارداد کو صدر پاکستان، وزیر اعظم پاکستان، سیکرٹری نیشنل اسمبلی، سیکرٹری سینیٹ، وفاقی وزیر واٹر اینڈ پاور، وفاقی وزیر پٹرولیم، وفاقی وزیر قانون، چیئرمین واپڈا اور دیگر تمام ذمہ دار اور سرکاری آفیسرز کو ارسال کی گئی لیکن انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ اسمبلی جو کہ خیبر پختونخوا کے کروڑوں عوام کی نمائندگی کرتی ہے، ان کے پاس شدہ قرارداد کو ردی کی ٹوکری میں ڈالا گیا اور آج 17 مہینے گزرنے کے بعد بھی اس قرارداد پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی جو کہ اس ایوان کے تمام معزز ممبران کی توہین ہے۔ جناب

سپیکر صاحب! محکمہ واپڈا نے ہمارے صوبے خاصکر پشاور کے عوام کے ساتھ ظلم کی انتہاء کر دی ہے، 22 گھنٹے،18 گھنٹے کی لوڈشیڈنگ کی جارہی ہے، بڑے کارخانے، چھوٹے کارخانے اور بجلی سے تعلق رکھنے والے کاروبار بند ہو چکے ہیں۔ صوبے سمیت پشاور کے Main شہر اور سڑکوں کو اندھیروں میں دھکیل دیا گیا ہے۔ محکمہ واپڈا کے خلاف میں نے ہائی کورٹ پشاور میں 'رٹ پٹیشن' بھی جمع کی جس پر عدالت نے غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ نہ کرنے اور ٹرانسفارمرز کو جلد از جلد ٹھیک کرنے کا فیصلہ بھی کیا جس پر عملدرآمد نہیں کیا جا رہا۔ کئی بار چیف ایگزیکٹیو واپڈا اور دیگر آفیسرز سے ملاقاتیں کی گئیں اور ہمارے مطالبات حل کرنے کی یقین دہانی بھی کرائی لیکن بعد میں کہا کہ ہمارا نام نہ لیں، ہماری آپ سب کے ساتھ ہمدردی ہے لیکن وزیر مملکت واٹر اینڈ پاور عابد شیر علی نے ہمیں پاکستان تحریک انصاف کے کسی بھی ممبر کی بات نہ ماننے کا کہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! ہمارے صوبے اور خاصکر پشاور کے عوام کو پاکستان تحریک انصاف کو ووٹ دینے کی سزا دی جا رہی ہے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر اعظم پاکستان جناب نواز شریف سے ایک بار پھر مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ ہمارے عوام پر رحم کریں اور ہمیں واپڈا کی طرف سے ناروا اور ظالمانہ لوڈشیڈنگ سے نجات دلائیں بصورت دیگر عوام واپڈا کے خلاف نکلیں گے اور حالات کنٹرول سے باہر نکل سکتے ہیں۔ (تالیاں)
جناب سپیکر صاحب، میں اپنے صوبے کے وزیر اعلیٰ پرویز خٹک صاحب سے بھی مطالبہ کرتا ہوں کہ آنے والی کونسل آف کامن انٹرسٹ میں یہ مسئلہ اٹھائیں کہ ہماری صوبائی اسمبلی کی پاس شدہ قرارداد پر عمل نہ کرنا اس صوبے کے منتخب نمائندوں اور عوام کی توہین ہے۔ جناب سپیکر صاحب! امید ہے کہ میرے اس توجہ دلاؤ نوٹس پر تمام ممبران صوبائی اسمبلی متفق ہوں گے۔ ډیره مهربانی جی۔

دا جی یو دغه پکښې کوم جی چې ګرمی راروانه ده، زمونږه دا ټول ممبران صاحبان دوئ ته به ډیر غټ تکلیف وی، په دې باندې د اوس نه څه ریزلټ د دې را اووځی نو مونږ ته به ډیر فائده وی په فیوچر کښې۔

جناب سپیکر: جناب عنایت خان۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ جناب سپیکر صاحب! یاسین خلیل صاحب نے توصرف واپڈا کے حوالے سے یہ نکتہ اٹھایا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس حد تک تو یہ بات بالکل درست ہے کہ واپڈا کے حوالے سے اس پورے لمبے چوڑی کال اٹینشن نوٹس کے اندر اور جو پرانی

ریزولیوشن ہے جو صوبائی اسمبلی سے اکثریت سے پاس ہو کے ان کے پاس گئی ہے، یہ میرے خیال میں Across the board سب ممبران کی Feelings ہیں اور میرا خیال ہے کہ مسلم لیگ نون کے ممبران کی Feelings بھی ہوں گی، یہ سب کی Feelings ہیں کہ یہاں اس صوبے کے ساتھ جو کہ بجلی جنریٹ کرتی ہے اور مرکز کو بجلی دیتی ہے، بجلی کے حوالے سے اور لوڈشیڈنگ کے حوالے سے اس کے ساتھ امتیازی سلوک ہو رہا ہے۔ میں اس ایوان کی توجہ اسی Context میں ایک دوسرے نکتے کی طرف بھی دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ یہاں سے جو ریزولیوشنز پاس ہوتی ہیں، میرے علم کے مطابق اس کا کوئی جواب نہیں ملتا ہے، یعنی میں یہ نہیں کہتا کہ ہماری ہر ریزولیوشن جو ہے اس پر ضرور عمل کیا جائے، ہو سکتا ہے اس کی کوئی اور Interpretation ہو یعنی ہماری ریزولیوشنز کا Response بھی نہیں آتا ہے، اس کا کوئی جواب بھی نہیں آتا ہے، اس کا کوئی 'ہاں' یا 'ناں' جواب بھی نہیں آتا ہے، اس کی Follow up کا کوئی سسٹم اور وفاقی حکومت کا یہ ایسا رویہ ہے کہ جس کے نتیجے میں جو سیاسی ادارے ہیں، پارلیمنٹ ہے، صوبائی اسمبلیاں ہیں، سیاسی حکومتیں ہیں، اس کا وقار اور وقعت اور وہ Trust جو ہے، وہ ختم ہو جاتا ہے۔ تو میرے خیال میں ہمیں ایک دوسرے کو، میں نہیں سمجھتا کہ فیڈرل گورنمنٹ کو کیسے یہ بات مطلب یہ کہ سمجھائی جا سکتی ہے کہ وہاں جب ہماری اس اسمبلی کی ریزولیوشن جاتی ہے تو اس کو Seriously لے، اس پر Respond کرے اور ہماری حکومت کو بتا دے، صوبائی اسمبلی کے سیکرٹریٹ کو بتا دے کہ اس پر یہ کارروائی ہوئی ہے۔ آپ کو پھر پتہ ہو گا کہ ہماری کس ریزولیوشن پر کونسی کارروائی ہوئی ہے، یہ ڈیٹیلز اگر آپ کے پاس موجود ہیں، آپ اس اسمبلی کو پیش کریں تو اس کا دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا، اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ ایک ریزولیوشن کے ساتھ نہیں، ہماری ہر ایک ریزولیوشن کے ساتھ یہ رویہ ہوتا ہے، اس پر یہ اسمبلی Across the board مطلب Political affiliations سے بالاتر ہو کے سب یہ ڈیبیٹ کریں کہ کیسے اس اسمبلی کی ریزولیوشنز کو ہم Effective بنا سکتے ہیں، اس پر ان کا Response لے سکتے ہیں۔ ہماری Unanimous resolutions کو بھی وہ ردی کی ٹوکری میں ڈال لیتے ہیں تو پھر اکثریت کی ریزولیوشنز کو وہ کیسے وہ رکھیں گے؟ اسلئے اس نکتے کو بھی Seriously لینا چاہیئے۔ دیکھیں اب اس وقت گرمی دوبارہ آ رہی ہے اور گرمی سے پہلے لوڈشیڈنگ شروع ہو چکی ہے، یعنی حیات آباد جیسے پوش ایریا کے

اندر کہ جب یہ سیزن ہوتا تھا تو وہاں لوڈشیڈنگ نہ ہونے کے برابر تھی، اس وقت جو لوڈشیڈنگ ہو رہی ہے، میرا خیال ہے کہ آئندہ جو گرمی کا موسم ہے، یہ بہت بڑا سخت ہے اور یہ ہمارے سارے ممبران کیلئے اور اس صوبے کے رہنے والوں کیلئے چیلنج ہے، اسلئے اس چیز کو Seriously لینا چاہیئے اور میرے خیال میں باقی دوستوں کو بھی اس میں مشورہ کرنا چاہیئے، اس پر اپنا Response دینا چاہیئے کہ کیسے اس پر ہم Effectively آواز اٹھائیں تاکہ اس حوالے سے ہمیں کوئی شنوائی مل سکے۔

جناب سپیکر: جی سردار حسین صاحب۔ میرا خیال ہے کہ سردار حسین صاحب او شاہ فرمان خان ټولو له به موقع ورکړو۔ دا چونکه مونږه سره ټائم شته، په دې بنه کهلاؤ ډ سکشن کوؤ، ټولو له موقع ورکوم بالکل فکر مه کوئ جی-----

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: دا ډیره اهمه ایشو ده او زما په خیال باندې مونږ هر سړے د دې نه ډیر زیات متاثره یو۔ سردار حسین صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ زه خو د یاسین خلیل صاحب شکریه هم ادا کومه چې یواځې د پیښور نمائندګی نه د ټولې صوبې نمائندګی ئے اوکړه او چې د کومې لوئې مسئلې سره دا ټوله صوبه مخ ده او بیا سپیکر صاحب! په خپل توجه دلاؤ کښې ئے د خپل هغه قرارداد هم ذکر کړے دے چې زمونږه دې اسمبلئ متفقه طور باندې هغه پاس کړے دے او ډیره لویه بدقسمتی ده چې د هغې قرارداد نه مونږ ته جواب راغے او نه په هغه قرارداد باندې ایکشن واخستے شو نو زه خو دا ګڼړم چې دا ډیره لویه ناانصافی ده، بلکه دا د دې ټول هاؤس که مونږ یو طرف ته اوګورو نو دا استحقاق مجروح کیږی۔ د هغې وجه دا ده سپیکر صاحب! چې مونږ په دې ټول ملک کښې یو Federating unit یو او بیا دا زمونږ ډیره خوش بختی ده، زمونږ ډیره خوش قسمتی ده چې نیچرل ریسورسز چې دی او Raw material هم مونږ سره دے او بیا مونږ سره دومره زیاتے کیږی نو حقیقت دا دے چې زمونږ ذمه واری جوړیږی چې دا آواز چې دے هغه پورته کړو او د هغې آواز د پاره اتفاق رائې چې ده، هغه هم پیدا کړو۔ بالکل سپیکر صاحب! مونږ خو دا وایو چې که د بجلئ مسئله ده، که د بجلئ د رائلټئ مسئله

ده، که د لوډشیډنګ مسئله ده، که د بجلئ د ګرانئ مسئله ده، ورسره که د کاشغر او د ګوادر د روټ خبره ده، دا ټولې زمونږه متعلقه د دې صوبې مسائل دی۔ زما به دا ګزارش وی، تاسو مخکښې هم د پارلیمانی لیډرانو یو کمیټی جوړه کړې ده خو زما یقین دا دے د هغې کمیټئ لا یو میټنګ چرته نه دے شوے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اؤ۔

جناب سردار حسین: نو که دا مهربانی اوشی چې کومه کمیټی جوړه شوې ده او د هغې یو میټنګ اوشی او زما یقین دا دے چې په دیکښې هیڅ حرج نشته چې د دې صوبې ټول سیاسی ګوندونه چې دی، د پارلیمانی لیډرانو په شکل کښې یا د پارلیمان نه که کوم بهر جماعتونه دی، هغوی له هم مونږ نمائندګی ورکړو او یو جرګه مونږه جوړه کړو نو زما یقین دا دے چې مرکزی حکومت سره مونږ ډیر په کلکه باندې خبره اوکړو۔ دا زمونږه حق دے او د خپل حق د پاره مونږ له په کلک انداز باندې خبره کول پکار دی نو دا به ډیره زیاته ښه خبره وی۔ سپیکر صاحب، اوس خو ما ته لږه آسانه ځکه ښکاری چې اوس د الله فضل دے د سینیټ په الیکشن کښې هم دلته ښه ماحول جوړ شو، پی ټی آئی او مسلم لیګ یو بل ته رانیزدے شول نو لکه ډیره خوشګواره خبره ده۔ دویمه خبره دا چې لکه اوس دا خوش آئنده خبره ده، دا جوډیشل کمیشن چې وو نو هم پی ټی آئی مسلم لیګ یو بل ته داسې رانیزدے شو، دا په سیاست کښې ډیر خوشګوار ماحول پکار دے۔ زما خو به د پی ټی آئی ملګرو ته هم دا خواست وی چې عمران خان صاحب ته ریکویسټ اوکړی او مونږه په ډی چوک کښې د صوبې د مفاداتو د پاره او د صوبې د حقوقو د پاره یوه دهرنا ورکړو، نو زه د عوامی نیشنل پارټئ د طرف نه اعلان کوم چې په هغه دهرنا کښې به عوامی نیشنل پارټی په ډی چوک کښې ان شاء الله مونږه د صوبې د مفاداتو د پاره او د حقوقو د پاره هلته به ورسره ان شاء الله که خیر وی ناست یو۔ نو کوشش د اوس اوکړی، اوس مسلم لیګ او پی ټی آئی یو بل ته رانیزدے شوی دی، خبره لږه آسانه شوې ده ان شاء الله که خیر وی۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان۔ یہ اچھا، منور خان صاحب، منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔ یقینی خبره ده یاسین خان چې کوم خبره اوکړه او نن خو موسم تقریباً د ګرمئ موسم دے هم نه، خو بیا هم د هغې باوجود چې کوم لوډشیډنګ روان دے، زه خو په دې یریږم چې دا کوم Coming مئ یا جون راروان دے او په دیکښې روزه هم ده، زما خیال نه کیږی چې یره د دې لوډشیډنګ په وجه باندې به ایم پی ایز په خپل کور کښې محفوظ پاتې شی۔ دا یقین سره تاسو ته دا خبره اوکړو چې خلق، پبلک، عوام دې ځائې ته رسیدلے دے چې یره کوم لوډشیډنګ ستاسو خوا ته، پشاور والا خو به وائی یره بهئ 12 ګهنټې لوډشیډنګ دے خو زه د خپل ډسټرکټ خبره درته کوم چې یره 20 ګهنټې لوډشیډنګ دے هلته او په دې سلسله کښې چې دے بابک صاحب سره هم دغه خبره کوم چې پینځه کاله مخکښې د اے این پی حکومت هم په مونږه باندې په دې باندې تیر کړل چې مونږه به ستاسو د پاره بجلی کوؤ او مونږه به د پښتنو د پاره به دا کوؤ خو بهرحال هغه پینځه کاله هم راباندې تیر شول، نه د اے این پی ګورنمنټ چرته داسې مونږ د پاره بجلئ د پاره کار اوکړو او موجوده حکومت لکه بابک صاحب خبره اوکړه چې د پی ټی آئی او د مسلم لیګ نون ګورنر صاحب او پرویز خټک صاحب چې د سینیټ د پاره ون ټو ون ملاقات کولے شی نو پکار دا ده چې یره د واپډا متعلق د هم چرته پرویز خټک صاحب او سردار مهتاب هم سره ملاؤ شی او د دې مسئلې د حل رااوباسی۔ زه دا یو خبره جناب سپیکر صاحب! کوم چې که مونږه په دې ځائې کښې صرف دا تقریرونه کوؤ او بجلی غواړو نو ستاسو متعلق برسرعام عابد شیر علی وئیلی دی چې یره بهئی دا صوبې والا کسان چې کوم دی، دا غله دی، غلا کوی نو زه په دې فلور باندې دا خبره کوم چې شیر علی! ستا په صوبه کښې څومره غلا ده؟ هلته کښې لوډشیډنګ دومره ولې نه دے چې تا په دې صوبه کښې دا ناروا سلوک شروع کړے دے۔ جناب سپیکر صاحب! شارټ کټ په دې باندې دا عوام، نه دلته د جمعیت خبره شته، نه د پی ټی آئی خبره شته، نه د مسلم لیګ نون خبره شته، که چرته دا عوام، د هغوی نه ځان ساتل غواړو چې یره بهئ په دې مئ یا په جون کښې دا کسان، عوام دې روډونو باندې را اووځی او د ایم پی اے ګانو او ایم این اے ګانو په کورونو باندې حملې کوی نو زما ریکویسټ دا دے چې د دې نه مخکښې دا

اسمبلی، بابک خو په بنی گاله کښې هلته په چوک باندې د دهرني خبره کوی، پکار دا ده چې دا ټول ایم پی ایز هم لاړ شو او هلته مطلب دا دے چې یره په واپډا هاؤس کښې به دهرنا اوکړو چې څومره پورې د دې علاقې، د دې صوبې د لوډشیډنګ مسئله مونږ د پاره حل شوی نه وی نو دومره پورې مطلب دا دے چې یره پی ټی آئی والا پینځه میاشتې، شپږ میاشتې د کمیشن د پاره، د جوډیشل کمیشن د پاره احتجاج کولے شی، آیا زه د پوره صوبې د پاره، د عوام د پاره دا تکلیف نشم تیرولے ؟ نو دا زما ریکویسټ دے دې ټولې اسمبلۍ ته چې کم از کم راځئ چې هلته کښېنو او څومره پورې دا مسئله زمونږه نه وی حل شوی او که دا صرف تقریرونه کوؤ، په دې باندې دا مسئله نه حل کیږی۔ تهینک یو سر۔

جناب سپیکر: نلوٹھاصاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یقیناً لوڈشیڈنگ پورے ملک کا مسئلہ ہے اور ایک عرصے سے آج نہیں ہے اور موجودہ حکومت نے کوشش بھی جاری رکھی ہوئی ہے، ان شاءاللہ وہ دن دور نہیں جب اس لوڈشیڈنگ کا خاتمہ ہو گا۔ جہاں تک تعلق ہے خیبر پختونخوا کا، خیبر پختونخوا بھی پاکستان کا حصہ ہے ان شاءاللہ اور اس سے کوئی ناروا اور کوئی ایسا امتیازی سلوک اختیار نہیں کیا جانا چاہیئے۔ میں خود اس صوبے کا باسی ہوں، پاکستان مسلم لیگ نون اس صوبے کی دوسری بڑی جماعت ہے۔ ہم سب مل کر، میری یہ تجویز ہے جناب سپیکر صاحب! کہ سی ایم صاحب بھی اور گورنر صاحب بھی یہاں پر ہیں اور تمام سیاسی جماعتوں کے رہنما، پارلیمانی لیڈران کے اوپر ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو مرکز کے ساتھ بات کرے اور بالکل ہم اس صوبے کیلئے، اس صوبے کے عوام کے ساتھ ہیں اور جہاں تک یاسین خلیل صاحب نے بات کی کہ عابد شیر علی صاحب نے ہدایت کی کہ تحریک انصاف کے جو لوگ ہیں، ان کو ٹرانسفارمر نہ دیئے جائیں تو یقیناً یہ ہماری بھی شکایت ہے کہ پی ایم ایل این کے ممبران کو بھی ٹرانسفارمرز نہیں دیئے جاتے اور تحریک انصاف والوں کو دیئے جاتے ہیں، تو اس میں کسی جماعت کا کوئی مسئلہ نہیں ہے، پورے صوبے کا مسئلہ ہے، تمام سیاسی جماعتیں اکٹھی ہیں صوبے کے مسائل کیلئے اور پی ایم ایل این بھی ان شاءاللہ صوبے کے مسائل کیلئے ان تمام سیاسی جماعتوں کے ساتھ ہے۔ میری یہ تجویز ہے کہ تمام سیاسی جماعتوں کے پارلیمانی لیڈرز کی ان کے اوپر ایک کمیٹی بنائی جائے جو مرکز کے ساتھ مل کر ٹرانسفارمرز کے اوپر بھی بات کرے اور

لوڈشیڈنگ کے اوپر بھی بات کرے کہ ہمارے صوبے میں جو نارواور غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ ہے، یہ نہیں ہوناچاہیئے۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان!

جناب محمود جان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: د دې نه پس به بیا تاسو ته دغه درکوم۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): شکریہ جناب سپیکر۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ یہ مسئلہ یہ ایک خاص سیاسی سوچ اور رویے کا نتیجہ ہے اور جیسے ہی حکومت بنی، انہی دنوں میں آپ نے وفاقی حکومت کا رویہ دیکھا، وزیر موصوف ادھر آئے اور جس طرح کہ انہوں نے پریس کانفرنسز کی ہیں، یہ صرف پیسکو یا واپڈا تک محدود نہیں، جناب سپیکر! گیس ہم اپنی ضرورت سے زیادہ پیدا کرتے ہیں اور کانسٹی ٹیوشنل پوزیشن یہی ہے کہ اگر کوئی چیز ہم پیدا کرتے ہیں یا اس صوبے میں موجود ہے یا کسی بھی اور صوبے میں موجود ہے تو جب تک اس صوبے کی ضرورت پوری نہ ہو باہر نہیں جاسکتی۔ گیس کی بھی لوڈشیڈنگ ہو رہی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہاں تک جو وفاقی ادارے ہیں، نادرا سے بھی بہت زیادہ کمپلینٹس ہیں۔ جناب سپیکر، جتنے ممبران ہیں جنہوں نے فنڈز دیئے ہیں، پیسکو کو جو ٹرانسفارمر کا ایشو ہے، میں آپ کو مثال دیتا ہوں کہ میرے حلقے کے اندر جو میں نے فنڈز دیئے ہیں، یہاں تک کہ جو پیسکو بورڈ ہے جس کے اندر ٹیکنکل لوگوں کو ہونا چاہیئے، جو صوبائی حکومت نے ٹیکنکل بندوں کو دیا، وہاں پر Sitting candidate PML (N) کے وہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور جب ٹرانسفارمر کی بات ہوتی ہے تو ایسے لوگ ہیں کہ وہ اس محلے میں جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جناب! آپ اگر ناصر موسیٰ زئی تک پہنچ جائیں تو یہ ٹرانسفارمر ریلیز ہو سکتا ہے، اس سے Mindset کا پتہ چلتا ہے کہ یہ کس، مجھے بڑی خوشی ہوئی اس بات پہ، میں منور خان صاحب کی اس بات کے ساتھ متفق ہوں کہ اگر آپ کمیٹی بناتے ہیں اور بات کرتے ہیں تو یہ ان لوگوں سے کی جاتی ہے جن کو ایشوز کا پتہ نہ ہو، جن کو مسئلے کا پتہ نہ ہو، جو دانستہ کرے، ان کے ساتھ وہی رویہ رکھنا چاہیئے جو منور خان صاحب نے Suggest کیا ہے اور اگر اس کے اوپر یہ سارا ہاؤس متفق نہ ہو اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ یہ لوگ صوبائی حکومت یا ان ممبران سے متنفر ہو جائیں گے تو زمانہ بدل چکا، لوگوں کو پتہ ہے، یوتھ کو

پتہ ہے، آئین کی پوزیشن کا پتہ ہے کہ کون کیا کر رہا ہے؟ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل ایک آمرانہ رویہ ہے، اس سے پہلے ہم نے آٹا Crises بھی بہت دیکھیں لیکن یہ وہی Mindset ہے جو چینج نہیں ہوتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ادھر جناب سپیکر! اگر اس ہاؤس کے اندر ہم وہ فیصلہ کریں، چاہے یہ واپڈا ہاؤس ہو، چاہے اسلام آباد کے اندر ہو، چاہے لاہور کے اندر ہو، چاہے ڈی چوک ہو، اس کے علاوہ مسئلہ حل نہیں ہونے والا اور یہ صرف واپڈا تک کی بات نہیں ہے، صوبائی حقوق کیلئے اگر ہم اس انداز میں کھڑے نہیں ہوئے تو نہ ہم پانی کا اپنا حصہ اٹھا سکتے ہیں کیونکہ وہاں پر انویسٹمنٹ نہیں ہو رہی، نہ ہم گیس کا جو ہمارا حق ہے، وہ ہمیں نہیں دیا۔ Moratorium کی یہاں پر کیا ضرورت ہے، میں اپنی ضرورت سے زیادہ گیس Produce کرتا ہوں تو یہاں پر کیا ضرورت ہے کہ Moratorium لگا ہوا ہے؟ یہ وفاقی حکومت کا رویہ ہے۔ بابک صاحب نے بات کی کہ پی ایم ایل این اور پی ٹی آئی آپس میں قریب آ گئے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ سینیٹ کے الیکشن میں تو ہم اے این پی کے بھی کافی قریب آ چکے ہیں، ان کو پتہ ہے تو یہ کوئی ایسا ایشو نہیں ہے، ایشوز کے اوپر ہم اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہیں، یہ بابک صاحب کو پتہ ہے، ظاہر ہے ان کے بھی، ان کو اندازہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر! کہ یہ بات صرف ریزولیوشن تک یا یہاں تک اٹھانے تک نہیں، میں Suggest کرتا ہوں، میں اس کے اوپر خاصا لڑا ہوں، بات کی ہے لیکن اس صوبے کے عوام کے ساتھ ایک ایسا رویہ روا رکھا گیا ہے جو بالکل قابل برداشت نہیں ہے۔ یہاں سے بالکل ایک جناب سپیکر! میں درخواست کرتا ہوں ممبران سے کہ وہ طریقہ Devise کریں، نہ مذاکرات سے یہ مسئلہ حل ہو گا، نہ کسی کمیٹی سے حل ہو گا، ہم نے باہر آنا ہے اور کسی نے نہیں ان ممبران نے باہر آنا ہے، یہ نہیں کہ اب ہر جگہ عوام کو آپ Drag کریں، ان ممبران نے باہر آنا ہے اور ہم بالکل اس پر مشورہ کر کے Date announce کریں گے، چاہے وہ کچھ بھی ہو، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ لوگوں کے ساتھ اتنا ظلم ہو، میں اس کیلئے تیار ہوں، (تالیاں) میں اس کیلئے تیار ہوں اور ہاؤس سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آئندہ لائحہ عمل جو ہو گا، وہ یہاں پر ریزولیوشن یا اس ڈیبیٹ کی صورت میں نہیں ہو گا، کوئی کمیٹی جا کے بیٹھے گی نہیں، ہم باہر جائیں گے، ہم باہر بیٹھیں گے، ہم دن رات باہر کھڑے رہیں گے تاکہ عوام کو بھی احساس ہو اور ظالم کا چہرہ بھی بے نقاب ہو۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ محمود جان، محمود جان، محمود جان۔

جناب محمود جان: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب۔ دا مسئله د ټولو نه غټه مسئله زمونږه د صوبې ده جی او څنګه چې یاسین خلیل صاحب او وئیل جی چې د هاؤس نه مونږه قرارداد ونه متفقه پیش کړل او په هغې باندې عملدرآمد نه کیږی خو هغه یو متل دے جی "چې پړق د یو لاسه نه خیژی" چې مرکزی حکومت مونږ سره ملګرتیا نه کوی نو مونږ هغوی له سپورټ ورکړو، پولیس ورله مونږه ورکړے دے، زمونږه عوامو باندې لوډ شیډنګ هم کیږی او هم هغه پولیس راځی، زمونږه خلق دغه کوی، ګرفتاری، 22 ګهنټې لوډ شیډنګ زما په حلقه کښې کیږی او چې هغه 22 ګهنټو کښې هم هغه غریب پسې راشی او ګرفتار ئے کړی نو زه به د چا نه تپوس کومه جی؟ نو زما خو وړومبے ریکویسټ تاسو نه دا دے، دا رولنګ ورکړئ چې که واپډا مونږ سره کوآپریشن نه کوی نو مونږه ترې هم خپل پولیس واپس اخلو، مونږه هم سپورټ د هغوی نه کوؤ جی-----

جناب سپیکر: زرین گل صاحب۔

جناب محمود جان: بله خبره دا ده، بله-----

جناب سپیکر: زرین ګل صاحب، ختم شو بس۔

جناب محمود جان: زرین ګل صاحب! زه خبره کومه جی، دا ختم نه دے، په نیمه کښې ئے ختموئ۔

(قہقہے)

جناب محمود جان: اؤ جی۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب محمود جان: دوئ واپډې والا یو Criteria جوړه کړې ده چې 75% کوم ځائې کښې لائن لاسز وی، هلته به 20، 22 ګهنټې لوډ شیډنګ وی خو بعض ځایونو کښې 40 او 45 فیصد لائن لاسز دی او هلته کښې هم 22 ګهنټې لوډ شیډنګ کیږی نو دا Criteria دوئ په کوم حساب باندې جوړوی او د چا د پاره جوړوی؟

بله خبره دا ده جی چې څنګه ګیس رائلټی کرک ته ملاویږی، دغه رنګې دا ورسک ډیم زما په حلقه کښې جوړ دے، پکار ده چې د هغې رائلټی ما ته ملاؤ شی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تا هم ذاتی خبره اوکړه اوس۔

جناب محمود جان: د هغې باره کښې دا قرارداد ونه جی، هم هغه خبره ده۔ (تالیاں) پخوا هم پیش شوی دی، د اسمبلۍ نه تلی دی او په هغې باندې عملدرآمد نه کیږی نو که دغه رنګې دا حالات وی او دې ځائې کښې قرارداد ونه پیش کیږی او عملدرآمد پرې نه کیږی یا Follow up پرې نه وی نو د دې ټولو قرارداد ونو هیڅ مقصد نشته، بې فائدې دی جی۔ څنګه چې بابک صاحب اووئیل چې پی ټی آئی او نون خپلو کښې نیزدے راغلل خو زه یو خبره کومه جی، تیر حکومت کښې دا اقتدار د دوئ سره او پیپلز پارټی سره وو۔ مرکزی حکومت هم د دوئ وو، صوبائی حکومت هم د دوئ وو، هغه وخت کښې دوئ د بجلۍ اختیار مرکز له ولې ورکړو؟ دوئ به آواز کولو چې "خپله خاوره خپل اختیار" نو هغه خپل اختیار ئے هغوی له ولې ورکړے دے؟ اوس چې دوئ دا خبره کوی نو زه دوئ ته دا ریکویسټ کوم چې اوس هم مونږ سره اودریږئ، مونږه به تاسو سره یو ان شاء الله جی۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: زرین گل صاحب۔زرین گل صاحب! میں نے اسلئے اس پہ، چونکہ یہ کال اٹینشن ہے،اس پہ اتنی بحث، میں نے تھوڑا کھلا چھوڑا کیونکہ ایشو بہت Sensitive ہے اور ہر ایک اس سے بہت بری طرح متاثر ہے تو ہم چاہتے ہیں کہ یہ بالکل آواز اور میں اپنے میڈیا کے ساتھیوں سے بھی یہ ریکویسٹ کروں گا کہ اس ایشو کو جتنا ممکن ہو سکے Highlight کریں کیونکہ یہ ہمارے صوبے کے حق میں ہے۔ زرین گل صاحب۔

جناب زرین گل: ډیره مننه محترم سپیکر صاحب۔ محترم سپیکر صاحب، دا ډیره اهمه ایشو ده او توانائی کښې ټولو کښې سسته ترین توانائی مونږه دا صوبه پیدا کوؤ چې هغه هائیډل پاور جنریشن دے او دې بدقسمتۍ ته اوګوره چې ظلم او زیاتے هم زمونږ سره کیږی۔ د هغې نه علاوه جی زه ستاسو توجه یو بله

راګرځول غواړم۔ په 1991 کښې چې کوم دے زمونږه Water Accord شوے وو، د هغې 24 کاله اوشو او زمونږه هغه اوبه چې کوم دی، هغه اوسه پورې هغه یوټیلائز شوې نه دی او ما تپوس اوکړو چې دا ولې نه دی شوی؟ چې انفراسټرکچر نه دے جوړ۔ ما اووئیل چې دا ولې نه جوړوئ؟ چې مونږ له فیډرل ګورنمنټ فنډ نه راکوی۔ نو ما دا تپوس اوکړو چې په بلوچستان، په پنجاب، په فیډرل کښې زمونږه دا اوبه استعمالیږی 24 کاله اوشو، تاسو چې کوم دے د دې خبرې تپوس کړے دے؟ په اسلام آباد کښې درې څلور فورمه دی، مونږ سره جی سی سی آئی دے، صوبائی رابطه کمیټی ده، IRSA ده، سپریم کورټ دے، دیکښې اوسه پورې چې کوم دے دا تپوس ترې اوکړئ، 124 ارب روپئ دغه شوې دی او دلته مونږه Unanimous قرارداد پاس کړے دے چې د 24 کالو 124 ارب روپئ چې کوم دے زمونږه د دې صوبې قرض دے، هغه د مونږ له راکړی۔ اوسه پورې چې کوم دے نه د هغه قرارداد څه دغه راغلے، د دې د پاره جی څه خبره دغه کړئ یا خو څو چې هلته څه مظاهره اوکړو چې بهئ زمونږه دا Unanimous قراردادونه پاس کیږی او هغه داسې دغه کیږی چې د ردی په ټوکرئ کښې غورزیږی۔ اوسه پورې چې کوم دے دا 30 کاله خو مونږه د ډالرو په دغه 50 لاکھ افغانان هم اوساتل، ولې یو شے دے چې اوس زما خیال دے د ریالونو بورئ سوریږی لګیا ده نو که په دیکښې داسې نه وی چې په هغې کښې خو مو نظر انداز کړو نو په دیکښې د نظرانداز نکړی، دا اوس چې کوم څه شے راروان دے نو د دې د پاره مونږه له پکار دی چې-----

جناب سپیکر: (سیکرٹری اسمبلی سے) زما په خیال باندې سیکرټری صاحب!-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: یو منټ تاسو خبره واؤرئ۔ (سیکرٹری اسمبلی سے) یو میټنګ به تاسو، سیکرٹری صاحب! آپ میٹنگ بلالیں پارلیمانی پارٹیز کا اور اس پہ آپ ایجنڈا رکھیں تاکہ اس میں ہم لائحہ عمل طے کریں کہ مطلب اس کیلئے کیا کرنا ہے، Sitting کرنا ہے، جو کچھ کرنا ہے وہ اس کیلئے کریں۔ جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: زړئے را اوغواړه سر۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو۔ جناب سپیکر، ما خو جی اهم خبره دا کوله، د قراردادونو، د توجه دلاؤ نوټسز د دې په باره کښې خبره کیږی نو په دیکښې Already ما یو تحریک جمع کړے دے او هغه زما خیال دے چې سیکرټریټ ته رسیدلے دے ، که هغه مونږه په دې راروان ورځ باندې راؤړو په 6 تاریخ باندې چې په هغې کښې حکومت، مونږ ته صوبائی مرکزی حکومت، د دواړو حکومتونو محکمې مونږ ته Bound شی چې مونږ ته کم ازکم هغې کښې مونږه Timing ورکړے دے چې په درې میاشتو کښې هغه مونږ ته Bound وی، مونږ ته جواب راکوی د قرارداد، نو زما خیال دے چې دا مسئله به حل شی۔ محمود جان صاحب لاړو جی، هغوی خبره اوکړه د اتھارھویں ترمیم او وئیل ئے چې دا بجلی پکښې ولې نه ده شوې؟ نوزه وایم چې محمود جان صاحب! نفلونه اوکړه او شکر ادا کوه چې دا دومره اختیارات مو درله راوړی دی او توره اوکړئ چې دغه اختیاراتو Implementation اوشی چې دا راوړئ دا وسائل۔

جناب سپیکر: خپل دغه ته راشئ۔

جناب جعفر شاہ: یس، هغې له راځم کنه۔ پارلیمانی لیډر صاحب مشوره هم راکړه جی او هغه دا وه چې مونږ خوتش په دیارلس ممبرانو باندې دومره کار کړے وو او We are proud of that او اوس خو ماشاءاللہ 34 ممبران دی نو د خدائے د پاره د قومی اسمبلئ دا ممبران د اسمبلئ ته لاړ شی پی ټی آئی والا او د دې صوبې د حق د پاره د اوجنګیږی نو مونږبه ورسره هم ملګری یو که خیر وی۔

جناب سپیکر: داسې ده چې زما خیال دے په دې خبره باندې وائنډ اپ کوؤ، مونږه یو دا کړې ده، یو کمیټی مونږ جوړه کړې ده، د هغه کمیټئ میټنګ به چې دے مونږ فوری راغواړو، هغې کښې به چیف منسټر وی او هغې کښې به یو جوائنټ ډسکشن اوکړو چې آیا اسلام آباد کښې دې باره کښې څه کوؤ، Sitting کول دی، څه کول دی هغې باره کښې؟ نو د هغه کمیټئ اجلاس به Within week چې دے سیکرټری صاحب! د دې Meeting arrange کړئ تاسو۔'نیکسټ' جی، وړومبے هغه فخراعظم صاحب، هغه دغه کړے وو۔ جی فخراعظم صاحب۔

رسمی کارروائی

جناب فخرِ اعظم وزیر: جناب سپیکر صاحب، زه ستاسو شکریه ادا کوم۔ اول خو زما چې کوم دا پوائنټ آف آرډر باندې زه اوچت شوے یم سر، دا لکه په 31 مارچ په شپه باندې زمونږ تحصیل ډومیل کښې په چهٔ یونین کونسلز کښې ژاله باری شوې ده او ژاله باری داسې شوې ده چې تقریباً د چهٔ یونین کونسلز په سینکړو ایکړه چې کومه زمکه ده، هغه ئے تباه کړې ده او ورسره ورسره څناور هم مړه شوی دی او کورونه هم ړنګ شوی دی او چې څومره آئی ډی پیز دی هلته، هغوی ته هم نقصان رسیدلے دے۔ نو جناب سپیکر صاحب، زما دا ریکویسټ دے چې دا تحصیل ډومیل چې کوم دے، دا د آفت زده ډیکلیئر شی ځکه چې کوم نقصان شوے دے، هغه په کروړونو نه دے هغه د اربونو روپئ شوے دے او ورسره مطلب دے څناور هم مړه شوی دی او دا تقریباً چې نه وی، دا زمکه په کئ کلومیټر باندې دا فصلونه تباه شوی دی۔ نو سر، دا ریکویسټ دے زما د هاؤس نه او ستاسو نه چې دا تحصیل ډومیل چهٔ یونین کونسلز چې کوم دی، دا د آفت ذده ډیکلیئر شی۔ زه پخپله تلے یم، ما سره تحصیلدار هم تلے دے، پټواریان هم تلی دی، وزټ مو کړے دے، هغه ټول چې ما کومه دوره اوکړه نو سر، هغه نقصان په اربونو روپئ دے سر، نو It is requested Sir دا ټول هاؤس ته زما ریکویسټ دے سر۔ تهینک یو سر۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر!

جناب سپیکر: د دغه خبره کوئ منور خان صاحب! د دې سره Related ده؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: هم په دغه باندې سر، په دغې۔ یہ جو بات کی ہے ژالہ باری کے بارے میں سر، اسی دن میں اسی روڈ بنوں کے تھروبائی پاس آرہا تھا اور میں نے جب یہ گندم کی اور یہ جو میں نے فصل دیکھی نا تو بالکل مکمل طور پر تباہی دکھائی دے رہی تھی اور یہی سر، لکی ڈسٹرکٹ میں بھی اسی طرح ہوا ہے سر۔ میں جناب سپیکر! اس سلسلے میں ایک ریزولیوشن، یہ قرارداد میں لانا چاہتا ہوں کیونکہ یہاں پر Verbally جو میرے خیال میں بات ہوگئی اور پھر چلی گئی، اس میں قرارداد لانا چاہتا ہوں کہ ان دونوں، لکی کو اور ڈومیل ایریا کو آفت زدہ ڈیکلیئر کیا جائے۔

جناب سپیکر: بلکہ میں اس طرح کرتا ہوں کہ منسٹر، کون اس پہ Respond کرے گا؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: قرارداد، قرارداد کی شکل میں آجائے گی۔

جناب سپیکر: نہیں قرارداد، قرارداد آپ جو ہے نا کل آپ ان شاءاللہ Monday کو جو اجلاس ہو گا تو آپ آپس میں بیٹھیں اور اس پہ گورنمنٹ کی کوئی وہ ہو جائے تاکہ ایک متفقہ ریزولیوشن اس پہ پاس ہو جائے۔ ہاں جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: اچھا۔ سوری، سردار حسین صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب، شکریه ادا کوم چې تاسو ټائم را کړو۔ ستاسو او د حکومت توجه یوې ډیرې اهمې خبرې ته راګرځول غواړم سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! هسې هم زمونږ دې صوبه کښې د بهته خورئ، د ټارګټ کلنګ، د دهمکیانو دا ماحول چې دے دا د ډیر وخت نه راروان دے او بیا چې د کله نه دا آپریشن شروع شوے دے، بیا ظاهره خبره ده چې څومره زمونږه ایلیټ کلاس دے یا څومره نامی ګرامی خلق دے، هغوی ته باقاعده نه صرف دهمکیانې راځی، د هغوی بچو ته، د هغوی کور والو ته ټیلیفونونه هم کیږی او ظاهره خبره ده چې په هغوی باندې بیا د حملو هغوی په یو کوشش کښې هم وی، په یو انتظار کښې هم وی۔ سپیکر صاحب! دا ډیره زیاته عجیبه خبره ده چې زمونږ د دې هاؤس ټول ممبران چې دی، ظاهره خبره ده دا د دې صوبې نمائنده خلق دے او زه ډیر زیات حیران هم شومه او بیا ډیر زیات پریشانه او خفه شومه چې زمونږ د دې هاؤس یو زنانه ممبره چې باقاعده هغې ته، د هغې بچو ته، د هغې کور والو ته دهمکیانې ملاویږی او بیا هغه دهمکیانې راتلے راتلے دا سې ځائې ته راا ورسیدې چې د هغوی په کور باندې Grenade را واچولې شو، یعنی ګوره د هغې بچو ته۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو وضاحت او کړئ۔

جناب سردار حسین: او زه ظاهره خبره ده چې خاتون بی بی د صوابئ چې زمونږ کومه ممبره ده، زمونږ خور ده، د هغوی ماشومانو ته، د هغوی کور والو ته، دا سلسله روانه وه څو ورځې مخکښې د هغوی کور ته بیا Grenade هم واچولے شو او

زما دا ظاهره خبره ده چې غواړو به دا د حکومت نه چې دا مسئلې چې دی چې څومره زمونږ د سپیشل برانچ رپورټونه دی یا څومره چې زمونږ د انټیلی جنس رپورټس دی، که دا حکومت په هغې کښې لږ د سنجیدګئ مظاهره اوکړی ځکه چې زما یقین دا دے چې دا عوامی خلق چې دے ، دا به مونږ د خلقو مورال راپورته کوؤ، مونږ به مورال رااوچتوؤ او چې کله مونږ بذات خود په معاشره کښې، په ژوند کښې، په عام ژوند کښې د داسې مشکلاتو سره مخ یو نو زما یقین دا دے چې بیا مونږ د دې جوګه نه پاتې کیږو چې یو طرف ته مونږ د خلقو مورال راپورته کړو یا د هغې ظالمانو خلاف خبره اوکړو یا رد عمل اوکړو۔ نو زما به د حکومت نه ډیر په سنجیدګئ سره دا درخواست وی چې مهربانی د اوکړی د دې انکوائری د هم اوکړی او پکار دا ده چې د ټولو خلقو حفاظت دا د ریاست ذمه واری ده خو چې کوم حالات دی، زما یقین دا دے هغې کښې مونږ یواځې حکومت باندې تنقید نشو کولے ، دا د ټولو ذمه واری ده، مونږ بارها دلته دا خبره کړې ده خو زه به دا ګزارش کوم حکومت ته چې کم از کم دا زمونږ د دې معاشرې چې خاص خاص خلق، ټول خاص خلق دے ، عام خلق پکښې نشته، دا ټول، دا هر سړے چې دے هغه د کور یو هیرو دے ، هیرو دے خو کم ازکم دا عوامی نمائندګان چې دی چې د هغوی سیکورټی په هر حالت باندې چې دا مونږه Ensure کړو نو زما یقین دا دے چې دا به د دې صوبې د پاره او د ممبرانو د پاره او د قام د پاره او د اولس د پاره به دا ډیره زیاته مطمئن خبره وی۔ مهربانی۔

<u>جناب سپیکر</u>: عنایت خان! په دې باندې تاسو Comments-----

<u>محترمه خاتون بی بی(پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت)</u>: جناب سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر</u>: جی جی میډم، خاتون بی بی۔

<u>پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت</u>: جی۔ سپیکر صاحب! زما دې ورور چې کومه خبره اوکړه، شکریه سپیکر صاحب! ده چې کومه خبره اوکړه، بالکل دا واقعه مونږ سره شوې ده۔ پرون زه د سی ایم صاحب دروازې ته هم تلې وومه، هغه ته مې هم په نوټس کښې راوستې ده او سپیکر صاحب! زما ګناه څه ده؟ قصور مې څه دے ؟

دا گناه مې ده چې په Reserve seat باندې زما دا خوینده مونږ راغلې یو، دا گناه ده؟ سپیکر صاحب! په پرده کښې ځو، په پرده کښې راځو، دا قصور، دا گناه ده زمونږه چې په دې باندې مونږ ته دا سزا ملاویږي نو مونږ ته قبول او منظوره ده۔ سپیکر صاحب، مونږ دا، یو منټ سپیکر صاحب! دهمکیانې راکړلې کیږی، زما په Husband باندې په دې تیر حکومت کښې د 302 دعویٰ شوې وه خو هغه چاقو قدرې ځان سره نه وو گرځولے، نو سپیکر صاحب! ستاسو په حکومت کښې به مونږه کلاشن کوفې او تماچې اوس اخلو ځان سره به گرځوؤ؟ زما بچې پریشانه، زما خاندان پریشان، زما د پارټۍ مشران پریشانه، سپیکر صاحب! مونږ ته هم تاسو یو لار اوښایئ څه به کوؤ مونږه؟

جناب سپیکر: عنایت خان په دې باندې Comments کوی۔ عنایت خان او ما خو باچا صاحب اوس هم ما سره ملاو شوے دے، مونږ څه داسې څه خبره ما سره نه ده شوې، پکار دا ده چې زما نالج کښې وے، مونږه اوس خبره اوکړه۔ عنایت خان۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب! یہ بابک صاحب نے انتہائی سنجیدہ اور سیریس مسئلے کی طرف اشارہ کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ خاتون بی بی تو She belongs to treasury benches لیکن اس ایوان کا ہر رکن جو ہے، وہ Equally جو ہے، وہ حکومتی پروٹیکشن اور سیکورٹی کا جو ہے، وہ Entitled ہے اور اس میں سے کسی ایک کو Security threat ہوتا ہے تو It means that سارے ہاؤس کی سیکورٹی جو ہے وہ Threatened ہے اور ہم اگر ایک دوسرے کو Protect نہیں کریں گے اور حکومت اپنی ذمہ داری پوری نہیں کرے گی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری Failure ہوگی۔ اسلئے میں پہلی مرتبہ یہ بات میرے نوٹس میں آئی ہے اور میرا خیال ہے کہ شہرام خان جو کہ ان کی پارٹی کا سربراہ ہے، ان کے نوٹس میں بھی بات ہوگی اور میں یہاں سے نکل کر فوری طور پر آئی جی پی سے بھی بات کرتا ہوں اور میں وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی بات کرتا ہوں اور ہم ان کی سیکورٹی کو Ensure کرائیں گے اور جن کو Threats ملتے ہیں، پولیس اس کی انوسٹی گیشن بھی کرے گی کہ کہاں سے یہ Threats ملتے ہیں، کون یہ Threats، یعنی کہ اس کے Behind، اس کے پیچھے کونسے، کیا مقاصد ہیں ان Threats کے پیچھے؟ تو

میرے خیال میں ان کو جو Threats ملے ہیں، جتنے بھی، اگر کسی موبائل فون کے ذریعے سے ملے ہیں جس ذریعے سے بھی ملے ہیں، ان ساری چیزوں کو Investigate کیا جائے گا اور میں حکومت کے نمائندے کی حیثیت سے بھی اور اس ایوان کے رکن کی حیثیت سے بھی ان کو ایشورنس دلاتا ہوں We are with you، یہ پورا ایوان آپ کے ساتھ ہے اور آپ کی سیکورٹی جو ہے ہماری سیکورٹی ہے، پورے ایوان کی سیکورٹی ہے، تو ہم Seriously اس کو لیں گے۔ میں تو صوبائی کابینہ کے رکن کی حیثیت سے بھی بات کرتا ہوں اور اس ایوان کے ممبر کی حیثیت سے بھی بات کرتا ہوں کہ ہم اس کو Seriously لیں گے۔ شاہ فرمان صاحب بھی تشریف رکھے ہوئے ہیں، ہم حکومت کو Represent کرتے ہیں، ہم یہاں سے نکل کر آئی جی پی سے بھی بات کریں گے، ڈی پی او صوابی سے بھی کریں گے اور وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی کریں گے اور وہ ان سے رابطہ کریں گے اور ان کے ساتھ جو ٹیلیفون نمبر ز ہیں یا اس حوالے سے جو انفارمیشن ہے، وہ ان کے ساتھ شیئر کریں اور ان کو سیکورٹی بھی فراہم کی جائے گی ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: آپ عنایت خان! ایک ہفتہ کے اندر جو بھی آپ اس پہ اقدامات کریں گے، آپ ہمیں اسمبلی میں رپورٹ پیش کریں گے اس کی کہ کیا اس کا وہ۔۔۔۔۔

جناب بابر خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی بابر، بابر سلیم۔

محترمہ زرین ریاض (پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ایک منٹ۔ بابر سلیم!

جناب بابر خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکرا! دلته کښې خبره اوشوه، خاتون بی بی، اسرائیل شاه باچا زما کلی وال دی، دا واقعات خو دلته کښې مونږ ګورنمنټ داسې مسئله اوشی چې کوم زمونږ معزز ممبران دی، بلها ممبرانو ته دا Threats ملاویږی، ښوک ئے وائی او ښوک ئے نه وائی۔ زما خپل کور ته هم چې کوم دے نو دهماکه شوې وه د شپې، زه په هغه ورځ باندې دلته کښې ووم، بیا د هغې نه پس زما په کور باندې ډزې هم شوې دی، چا ته پته نشته دے خو کم از کم چې ګورنمنټ یا هغلته کښې ډی پی او تر ډی آئی جی مونږ کوم دغه اوکړو نو زما په خیال ګورنمنټ خو زمونږ تپوس نه کوی، ما ورته دومره

شے انفارمیشن پخپله Collect کړی دی، Provide کړی دی چې کوم نمبرو نه فونونه راځی خو تر اوسه لا هیڅ شے نشتے، نو زه باچا صاحب ته او خاتون بی بی ته دوئ هم دا وئیل غواړم چې د گورنمنټ نه څه امید مه ساتئ، دا حقیقت خبره ده، د خپل ځان حفاظت به پخپله کوؤ، صرف گورنمنټ د مونږ په دیکښې سپورټ کړی چې کم از کم که د ځان سره څه گرځوؤ، څه دغه نه کوؤ نو هغې کښې د مسئلې نه کوی، د خپل ځان حفاظت به کوؤ پخپله باندې او دا زما د دې گورنمنټ زمونږ دا ټول ایم پی ایز چې کوم دی، اپوزیشن والا هم، دوئ هم یا دغه د خپل حفاظت پخپله کوئ او نور د بره نه فیصلې دی چې هر څه کیږی نو هغه به دغه وی، هیڅ څه مسئله، زما مسئله د کوم وخت نه راروانه ده، دومره غټ ریکارډ څیزونه ورته ما ورکړی دی خو د هغې نه باوجود چې کوم دے لکه نه څه وئیلې کیږی، نه چې کوم دے مونږه ته څه انفارمیشن راکوی، هر یو شے دوئ ځان سره پټ ساتی۔ نو مونږ ته د خپل غل هم پته نشته چې کلی کښې د شمنی دغه وی نو سړی ته د غل پته وی، د یو سړی نه به ځان بچ ساتې چې دا زما د شمن دے، دا خو داسې یو شے دے چې مونږ ته هیڅ پته نشته، هغه ته مونږ معلوم یو او مونږ ته هیڅ معلوم نه دی۔ نو بس خدائے د په مونږ ټولو باندې خپل رحم اوکړی او خاتون بی بی ته به زما دغه وی چې خپل حفاظت به بس پخپله کوؤ، نور گوره هیڅ لاره نشته۔

جناب سپیکر: زه یو خبره کوم-----

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! د دې-----

جناب سپیکر: یو منټ، یو منټ زه یو خبره کوم، یو وضاحت کوم، یو وضاحت زه کوم Personally۔ بابر ته چې کومې دهمکئ ملاؤ شوې وې، کوم دغه شے وو، زه خپله Personally direct د هغې په دویمه ورځ باندې د بابر صاحب کور ته لاړمه، ډی پی او مې د ځان سره بوتلو او ډی پی او ما ته په درې ورځو یا ځلور ورځو کښې دننه دننه دا رپورټ راکړو چې Concerned سړی چې دی نو هغه گرفتار شوی دی او هغه دوئ ته هم دا پته ده چې هغه هم د دغه کلی دی او هغه Already arrest شوی دی او دا چې دے نو په دې باندې زما په خیال باندې پولیس چې په صوابئ کښې تر اوسه پورې څومره غټې دغه اوکړې، هلې ځلې

اوکړي، تاسو ته پته ده چې پولیس Already ډیر کافی خو مونږه یو As a whole یو مجموعی طور باندې داسې مشکل ته یو چې دا صرف د یو ضلعې نه بلکه ټول دغه کښې ده، بهرحال عنایت خان! په دې باندی تاسو خبره اوکړئ چې تاسو پرې څه دغه کوئ، د هغې نه پس به بیا پکار ده تاسو په دې باندې یو Proper report چې دے نو په اسمبلئ کښې پیش کړئ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): صحیح۔ میرا خیال ہے سر! بابر سلیم کی بات بالکل درست ہے لیکن ان کے علم میں یہ ہونا چاہیئے کہ جو پریویلجز ایکٹ ہے اور جو ممبران کا پریولج ہے، اس کے اندر ایک ممبر کو Non prohibited bore کے چار اسلحہ لائسنس جو ہیں، وہ For life free ان کو ملتے ہیں اور میرا اندازہ ہے کہ بہت سے ممبران کے ساتھ جو Prohibited bore ہے جو فیڈرل گورنمنٹ ایشو کرتی ہے، وہ بھی موجود ہے۔ In addition to that حکومت نے تمام ممبران کو سرکاری پولیس سیکورٹی بھی دی ہوئی ہے، جن ممبران کے ساتھ نہیں ہے، وہ میرے خیال میں اپنے متعلقہ ڈی پی او سے وہ مانگ بھی سکتے ہیں اور نہیں دے رہے ہیں تو ہم اس کو Ensure کراتے ہیں کہ متعلقہ ڈی پی او ان کو وہ سیکورٹی دے دیں۔ یہ تو حکومتی Arrangement کی بات ہو گئی اور اچھا ہوا کہ آپ نے وضاحت کی۔ آپ اس سارے ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں اور اپوزیشن اور ٹریژری بنچز سب کے آپ مطلب کسٹوڈین ہیں، سب کی آپ بات کرتے ہیں، آپ نے جاکے اپنی ذمہ داری پوری کی ہے لیکن ایک Sense of insecurity تو موجود ہے کیونکہ ہمارا یہ صوبہ جن سنگین حالات کا شکار ہے اور پورے ملک کے اندر جو پوزیشن ہے، اس میں ظاہر ہے ہم خلاء میں تو نہیں رہ سکتے، آئرلینڈ میں تو نہیں رہ سکتے، ہم اس ملک کے اندر رہتے ہیں تو عام لوگوں کو جو Security threats ہیں، اس کا ہم بھی نشانہ بنتے ہیں، لیکن یہ ہے کہ چونکہ یہ عوامی نمائندے ہیں اور یہ عوام کیلئے کام کرتے ہیں تو یہ زیادہ Vulnerable ہیں، یہ زیادہ Targeted، ان کو زیادہ ٹارگٹ کیا جاتا ہے۔ اس حوالے سے یہ اس بات کے Entitled ہیں کہ ان کو زیادہ سیکورٹی دی جائے اور ان کا زیادہ مطلب اس کا خیال رکھا جائے اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں یہاں سے نکل کر حکومتی کیبنٹ کے ممبر کی حیثیت سے اور ایک صوبائی اسمبلی کے ممبر کی حیثیت سے بھی اس بات کو آگے حکومت تک پہنچاؤں گا اور میں اگلے ہفتے اس میں آپ کو رپورٹ بھی دوں گا۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر حیدر صاحب! جو ریزولیوشن آپ پاس کرنا چاہتے ہیں، اس کیلئے وہ-----

ڈاکٹر حیدر علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد بدعنوانی و صوبائی معائنہ ٹیم): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے-----

جناب سپیکر: نہیں، آپ پہلے تو وہ لے لیں ناں، Rules relax کرنے کیلئے وہ تو-----

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد بدعنوانی و صوبائی معائنہ ٹیم: درج ذیل اہم نوعیت کی قرارداد کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: رولز اچھا، It is the، چلو رولز کا، یہ رولز کہتے ہیں کہ-----

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد بدعنوانی و صوبائی معائنہ ٹیم: وہ رولز کو Relax کرکے قرارداد-----

جناب سپیکر: 124 may be relaxed۔ یہ 124 کو Relax کرنا چاہتے ہیں، ٹھیک ہے۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may relaxed under rule 240, to allow the honourable Member, to move his resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The honourable Member, to please move his resolution.

قرارداد

(یونیورسٹی ماڈل ایکٹ 2012 کی ملاکنڈ ڈویژن اور پاٹا تک توسیع)

<u>پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد بد عنوانی وصوبائی معائنہ ٹیم</u>: تھینک یو سر۔ یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ یونیورسٹی ماڈل ایکٹ 2012 کا دائرہ کار ملاکنڈ ڈویژن، پاٹا تک فی الفور توسیع دینے کیلئے سفارش کرے۔ شکریہ۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The resolution is adopted unanimously.

<u>جناب جعفر شاہ</u>: سیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر</u>: جی، جعفر شاہ صاحب، جی جی۔

<u>جناب جعفر شاہ</u>: تھینک یو سر۔ سیکر صاحب! دا وزیر تعلیم صاحب خو، د ھائر ایجوکیشن منسټر صاحب خو نشته، دا ریزولیوشن چې مونږ راوړے دے جی په دې باندې ښه بلها دستخطونه دی، زما دستخط پرې هم دے، د بابک صاحب دے، منور خان صاحب او اورنګزیب نلوټها صاحب، شاه فرمان صاحب، عنایت الله صاحب، ډاکټر حیدر صاحب، فخر اعظم صاحب، خالد خان، دا Unanimous resolution دے جی او د دې شا ته فلسفه دا ده چې ځنې تعلیمی ادارې، یونیورسټیانې داسې دی چې هغوی خپل ځان Accountable نه ګڼړی دے هاؤس ته او حتیٰ چې صوبې ته، ګورنر ته، وزیر اعلیٰ ته او صوبائی حکومت ته هم او مرکزی حکومت ته هم، نو هغوی دا بهانه جوړوی چې چونکه دا ایکټ پاټا ته د دې توسیع نه دے شوے نو په دې وجه مونږ چا ته Accountable نه یو، حالانکه دا Accountable دی ځکه چې هغه د Public exchequer نه هغوی ته فنډنګ کیږی، هغې ته پیسې ملاؤیږی او They are Government Institutions۔ جناب والا! د سوات یونیورسټۍ یو ایشو دا کافی عرصې نه په هغې باندې مونږه ډسکشن کوؤ، هغې باندې سټینډنګ کمیټی هم لګیا ده خپل میټینګز کوی خو هغې کښې په تیر سټینډنګ کمیټی میټینګ کښې دا Decision شوے وو چې وائس چانسلر چونکه انډر انکوائری دے نو هغه به یونیورسټی

کبنې چې څومره ریکروټمنټس دی یا پوسټنګ ټرانسفرز دی، هغه به نه کوی ځکه هغه خپل اتهارټی هغه، د هغه اتهارټی هغه بیا اثرانداز کیږی په هغې باندې او چې د کوم څیز خلاف مونږه راغلی یو نو هغه خو لګیا دے هغه کوی، لګیا دے اوس هم سینیټ نشته، سینډیکیټ نشته، هغه ټولې خبرې مونږه په خپل وخت باندې کړی دی۔ زما به جی، زه دا په ریکارډ راوستل غواړمه او زما به منسټر صاحب ته دا ریکویسټ وی چې فوری طور هائر ایجوکیشن ډیپارټمنټ ته دا هدایات ورکړی چې څو پورې کیس، هغه خپله باندې عدالت ته تلے دے نو It is sub judice also چې څو پورې کیس په عدالت کبنې دے او څو پورې کیس انډر ټرائل دے، انډر انکوائری دے چې هغه نه د سینیټ اجلاس راواوغواړی، هغه وائی سینیټ خو شته نه، چې هغه ریکروټمنټ، پوسټنګ ټرانسفرز او د یونیورسټئ چې څومره Activities دی چې د دې نه هغه بهر کړے شی، دا به مې ریکویسټ وی۔

جناب سپیکر: عنایت خان!

سینیئر وزیر (بلدیات): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ایک تو یہ ریزولیوشن کے حوالے سے میں بات کروں کہ یہ تاثر جو ہے جو یونیورسٹی کے اندر ہے ملاکنڈ ڈویژن کے، درست نہیں ہے کہ پراونشل لاء جو ہے وہاں Extend نہیں ہو سکتا ہے اور وہ Provincially Administrative Tribal Areas کیلئے یہ صوبائی اسمبلی لیجسلیشن نہیں کر سکتی ہے۔یہ جو لوکل گورنمنٹ ایکٹ ہے، یہ کیوں وہاں Extend ہوا ہے اور اس طرح جو ہمارے دوسرے Legislative Acts ہوتے ہیں، وہ کیسے اس کو Extend ہوتے ہیں؟ اس کا ایک پروسیجر ہے، اس پروسیجر کے تحت وہ Acts extend ہوتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ پروسیجر یہاں Adopt کرنا چاہیئے اور وہ Adopt کریں گے۔اس ریزولیوشن کے بعد ایک Cause of action بنے گی اور وہ یہ ہے کہ ہم گورنر کے پاس سمری بھیجتے ہیں اور گورنر صاحب جب Approval دیتے ہیں تو پھر ہوم ڈیپارٹمنٹ پریذیڈنٹ آف پاکستان کو لیٹر لکھتے ہیں اور اس کے تھرو پاٹا تک پھر صوبائی اسمبلی کی لیجسلیشن وہ Extend ہو جاتی ہے۔تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات ان کی درست نہیں ہے اور یہ ان کی غلط فہمی ہے اور مجھے یاد ہے کہ شرینگل یونیورسٹی کے جو وائس چانسلر ہیں، اس کی تقرری ہماری حکومت میں ہوئی تھی، اسی حکومت کی ابتداء میں اور شرینگل یونیورسٹی کے وائس چانسلر کی سمری جو تھی، وہ ہائر

ایجوکیشن کمیشن، ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے Approve کی تھی اور Finally جو چیف منسٹر نے جس بندے کو Recommend کیا تھا تو وہی بندہ جو ہے وائس چانسلر بن گیا تھا۔ تو یہ بات ان کی بالکل درست نہیں ہے کہ اس صوبے کا ان کے اوپر کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ پہلے ڈاکٹر حیدر صاحب نے نکتہ اٹھایا تھا کہ ان کو سینیٹ کے اجلاس سے رکوایا جائے تو میں نے یہاں ایشورنس دے دی اور میں نے جاکر سیکرٹری ہائر ایجوکیشن سے بات کی تھی کہ اب گورنر صاحب کو Specially ہماری اسمبلی کے فلور پہ جو ایشورنس ہم نے دی ہے، یہ ان تک Communicate کریں اور وہ سیشن پھر نہیں ہوسکا سینیٹ کا، لیکن ظاہر ہے یہ ایشورنس نہیں دی کہ یہ جو ریکروٹمنٹ کا پراسیس ہے، اس کو بھی رکوایا جائے کیونکہ یہ Sub judice ہے اور اسمبلی کے اندر بھی اس پہ انکوائری وغیرہ ہو رہی ہے تو میں آگے اسمبلی کی یہ جو، یہاں جو Feelings ہیں، وہ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو Communicate کروں گا۔

جناب سپیکر: آپ کی ریزولیوشن ہوگئی ہے، بس ابھی ہم جاتے ہیں آئٹم نمبر 8، عارف یوسف صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب! میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ایک منٹ میں جلدی وہ، جی جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! جب ہم اسمبلی آتے ہیں تو اس طرف سے چونکہ روڈ تعمیر ہو رہا ہے تو اس کے اوپر کام شروع ہے اور راستہ تقریباً بند ہوتا ہے اور ہمیں اس طرف سے آنا پڑتا ہے، گورنر ہاؤس اور سی ایم ہاؤس کی طرف سے یا اجلاس لیٹ ختم ہو تو یہ راستے بند ہو جاتے ہیں اور پھر اس طرف سے ہمیں جانا پڑتا ہے۔ راستے میں آرمی والوں کی چیک پوسٹیں ہیں اور وہ وہاں پہ ممبران اسمبلی کو روک لیتے ہیں اور ان کی تذلیل کرتے ہیں جناب سپیکر صاحب! تو جب ہم یہ کارڈ دکھاتے ہیں، اپنا تعارف کرواتے ہیں تو وہ اس کے باوجود کہتے ہیں کہ کینٹ کا کارڈ ہونا چاہیئے۔ اگر یہ کارڈ جو ہمیں ایشو کیا گیا ہے، یہ ہمارے تعارف کیلئے کافی نہیں ہے تو پھر اس کی ہمیں کیا ضرورت ہے، یہ واپس لے لیا جائے، تو یہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے آج کور کمانڈر صاحب کو لیٹر بھیجا ہے اور اس کو میں نے کہا ہے کہ ہمارے ایم پی اے کا جو کارڈ ہے بس اس کو Sufficient سمجھا جائے، میں نے آج اس کو لیٹر بھیجا ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: جی، عارف یوسف صاحب!

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت کنزیومر پروٹیکشن مجریہ 2015 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Arif Yousuf (Special Assistant for Law): Thank you, Janab Speaker. I, on behalf of the honourable Chief Minister, introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Consumer Protection (Amendment) Bill, 2015, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت احتساب کمیشن مجریہ 2015 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9.

Special Assistant for Law: Thank you Sir. I, on behalf of the Chief Minister, introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtisab Commission (Amendment) Bill, 2015, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced. The sitting is adjourned till 6th April, 2015.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 06 اپریل 2015ء بعدازدوپہر تک کیلئے ملتوی ہو گیا)